اقامۃ القیامۃ

یعنی

کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولینا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی

برکاتی پبلشرز

۱۲۳- چھاگلہ اسٹریٹ کھارادر کراچی ۲

Marfat.com

Jamia Naqishbandia
Bustan-ul-Aloom
Mujahid Abad Kadhala (AK)

Marfat.com

Book Serial ...
Serial No. ...
Relat ...
Date ...

Jamia Naqishbandia
Bustan-ul-Aloom
Mujahid Abad Kadhala (AK)

Marfat.com

کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا

دلائل قاہرہ سے ثبوت

اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃ

عَلٰی طَاعِنِ الْقِیَامِ لِنَبِیِّ تِہَامَۃ

۱۲۹۹ھ

اَلْجَزَاءُ الْمُہَیَّا لِغَلَمَۃِ کُنْہَیَّا

۱۳۲۰ھ

ہر دو رسائل

از

اعلیٰ حضرت امام اہل سنّت

مولینا شاہ احمد رضا خان بریلوی

برکاتی پبلشرز ۱۲۳ چھاگلہ اسٹریٹ کھارادر کراچی ۲

Marfat.com

کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا
دلائل قاہرہ سے ثبوت

اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃ
عَلٰی طَاعِنِ الْقِیَامِ لِنَبِیِّ تِہَامَۃ
۱۲۹۹ھ

اَلْجَزَاءُ الْمُہَیَّا لِغَلْمَۃِ کُنْہَیَّا
۱۳۲۰ھ

ہر دو رسائل

از

اعلیٰ حضرت امام اہل سنّت
مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی

برکاتی پبلشرز ۱۲۳ چھاگلہ اسٹریٹ کھارادر کراچی ۲

Marfat.com

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۶

نام کتاب ـــــــــ اقامۃ القیامۃ

مصنف ـــــــــ اعلیٰ حضرت مولینا احمد رضا بریلوی

ناشر ـــــــــ برکاتی پبلشرز فون ۲۳۸۷۰۸

طباعت ـــــــــ بار اول ستمبر ۱۹۸۶ء

مطبع ـــــــــ مشہور آفسٹ پریس کراچی ۱۸

قیمت ـــــــــ Rs 6.00

واحد تقسیم کار

دار العلوم احسن البرکات شارع مفتی خلیل خان

نزد ھوم اسٹیڈ ھال حیدر آباد سندھ

Marfat.com

براستہ گجرات
کدعالہ آزاد کشمیر

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	حب پیغمبر کی دنیائے جمیل	۵
۲	مسئلہ	۸
۳	الجواب	۹
۴	ہر اجمال کی تفصیل مستحسن فعل ہے	۱۳
۵	خطبہ میں ذکر خلفاء مستحب ہے	۱۴
۶	اذان سے قبل وبعد صلوٰۃ وسلام	۱۵
۷	محدثات حسنہ کا استحباب	۱۵
۸	قیام بوقت ذکرِ ولادتِ آنحضرت صدیوں سے معمول رہا ہے۔	۱۷
۹	ذکر ولادت کے وقت قیام باعث ثواب کثیر وفعل کبیر ہے۔	۱۹
۱۰	ذکر ولادت پر قیام کو سلف صالحین نے مستحسن کہا ہے۔	۲۲
۱۱	ذکر ولادت کی محفل میں روح محمدی موجود ہوتی ہے۔	۲۳
۱۲	قیام کو حرام وممنوع کہنا محققین کے نزدیک فاسد ہے	۲۴
۱۳	علماء مدینہ کے نزدیک میلاد وقیام مستحب ہے۔	۲۷
۱۴	علماء مکہ کے نزدیک میلاد وقیام مستحب ہے	۲۸
۱۵	ذکر میلاد وقیام علماء جدہ کے نزدیک بھی مستحب ہے۔	۲۹

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۶	ولادت و معجزات کا ذکر کرنا اور سننا سنّت ہے	۳۰
۱۷	ذکر میلاد و قیام کے استحباب پر علمائے عرب و مصر، شام و روم اور اندلس متفق ہیں	۳۲
۱۸	ذکر میلاد و قیام کے استحباب پر سو سے زائد علماء کی تصریح	۳۳
۱۹	سوادِ اعظم کی اتباع لازمی ہے	۳۴
۲۰	میاں نذیر حسین دہلوی اور ملاّ مجتہد دہلوی کا تعاقب	۳۶
۲۱	نہی کی دلیل شرعی نہ ہو تو وہ مباح ہے	۳۸
۲۲	از خود کسی چیز کو حرام یا مکروہ کہنا اللہ تعالیٰ پر افترا باندھنا ہے	۴۰
۲۳	ہر خصوصیت کا ثبوت شرعی ضروری نہیں	۴۱
۲۴	ذکر رسول عین ذکر الٰہی ہے	۴۲
۲۵	نبی کی تعظیم بھی طریق محمود ہے	۴۳
۲۶	کسی فعل کی اچھائی یا برائی زمانہ پر موقوف نہیں	۴۴
۲۷	اکابر امت جس کو مستحسن کہیں وہ مستحسن ہے	۴۶
۲۸	محدثات حسنہ ہر زمانے میں حسن ہیں	۴۷
۲۹	علماء امت بارش کی مانند ہیں	۵۰
۳۰	کسی چیز کے حسن ہونے کا مدار زمانے پر موقوف نہیں	۵۱
۳۱	ہر نیا کام فی نفسہٖ اچھا ہونا چاہیے	۵۲
۳۲	اسلاف کی محبت و تعظیم سراسر خیر ہے	۵۴
۳۳	آج کے بے شمار امور قرون ثلاثہ میں نہ تھے	۵۸
۳۴	حضور اکرم کا ادب بہر طریق محمود ہے	۵۹

Marfat.com

حُبِّ پیغمبر کی دُنیائے جمیل

اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کی شخصیت اس قدر دلآویز ہے کہ جس پہلو سے انہیں دیکھا جائے اسی اعتبار سے ہدیۂ دل پیش کرنے کو جی چاہتا ہے اللہ تعالےٰ نے آپ کو کم و بیش پچاس علوم میں وہ بے مثال بصیرت عطا فرمائی تھی کہ آپ کے معاصرین کو ان علوم میں سے بعض میں بھی اس بصیرت کا عشر عشیر حاصل نہ تھا آپ کی ایک ہزار کے لگ بھگ بلند پایہ تصنیفات خصوصاً فتاوےٰ رضویہ کی بارہ ضخیم جلدوں کو دیکھکر آپ کی جلالت علمی دقت نظری، نکتہ آفرینی، قوت استدلال، قرآن و حدیث اور کتب سلف پر گہری نظر کا اعتراف کرنے پر ہر موافق و مخالف مجبور ہو جاتا ہے آپ کے فضل و کمال علمی کا سکہ عرب و عجم کے علماء نے تسلیم کیا آپ نے تمام عمر دین متین کی خدمت میں صرف کر دی تیرہویں صدی کے آخر اور چودہویں صدی کی ابتداء میں آپ کے علم و فضل کا آفتاب نصف النہار کو پہنچکر پوری تابانی سے چمک رہا تھا پھر اس کی روشنی بڑھتی رہی آپ کی پوری زندگی اتباع و حب مصطفےٰ سے عبارت تھی انہی وجوہ کی بناء پر علمائے حق نے آپ کو موجودہ صدی کا مجدد برحق تسلیم کیا صرف تیرہ سال دس ماہ کی عمر میں فتویٰ نویسی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا کام شروع کر دیا اور آخر عمر تک اسے سرانجام دیا حق گوئی و بیباکی آپ کا شیوہ تھا۔ دوسری دفعہ حج بیت اللہ کو گئے تو وہاں حکومت کی جانب سے متعین خطیب نے خطبہ میں پڑھا وارض عن اعمام نبیک الاطائب حمزۃ والعباس وابی طالب اے اللہ تو اپنے نبی کے پاکیزہ چچوں حمزہ عباس اور ابی طالب سے راضی ہو یعنی ابوطالب کا بھی ذکر تھا یہ ایک نئی بدعت واضح طور پر جانب حکومت سے تھی اعلیحضرت قدس سرہ نے سنتے ہی بلند آواز سے کہا اللّٰھم ہذا منکر، اے اللہ یہ ناپسند بات ہے، حدیث شریف میں ہے کہ کوئی بُرا کام دیکھو

Marfat.com

تو ہاتھ سے منع کر دو نہ ہو سکے تو زبان سے روکو یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے بُرا جانو اعلیحضرت نے دوسرے حکم پر بخوبی عمل کیا جب کہ وہاں کے علماء میں سے کسی نے بھی اس کا نوٹس نہ لیا (ملفوظ شریف حصہ دوم) حب مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تو گویا آپ کے رگ و پے میں رچی ہوئی تھی وعظ و نصیحت کی آخری مجلس کی گفتگو کا ایک حصہ ملاحظہ فرمائیں۔

جس سے اللہ و رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو (وصایا شریف)

اسی حب صادق کا اثر تھا کہ آپ نے ساری زندگی میں کبھی گستاخ بارگاہِ رسالت کی رعایت نہ کی بلکہ اپنے قلم تلوار کو ان کے خلاف پوری قوت سے استعمال کیا تاکہ وہ لوگ مجھے طعن و تشنیع کا نشانہ بنا کر اپنا دل خوش کر لیں اتنی دیر تو میرے آقا و مولا کی شان میں گستاخی نہ کریں گے۔" ہر ذی عقل جانتا ہے کہ ذاتی معاملات میں رواداری یقیناً اچھی چیز ہے لیکن محبوب کے بارے میں توہین و بے ادبی کو دیکھ سن کر خاموش رہنا قانونِ محبت کی رو سے ایسا جرم ہے جسے کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا وہ محبوب بھی کیسا؟ جو نازشِ کائنات ہو۔ انبیا کا امام ہو اور جس کے نام عرش سے محبت کے سلام و پیام آتے ہوں صلی اللہ علیہ وسلم۔ اعلیحضرت کے نزدیک محبوب خدا سرور ہر دوسرا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرتے ہوئے کسی جاہ و حشم کے مالک تاجدار کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنا بھی جائز نہ تھا چنانچہ ایک دفعہ ریاست نانپارہ (ضلع بہرائچ شریف یوپی) کے نواب کی مدح میں شعراء نے قصیدے لکھے کچھ لوگوں نے آپ سے بھی قصیدہ مدحیہ لکھنے کی گذارش کی آپ نے نواب صاحب کی شان میں قصیدہ لکھنے کی بجائے اس ذات ستودہ صفات کی تعریف میں نعت شریف لکھی کہ خود خدا نے بھی جن کی تعریف فرمائی ہے اور آخر میں صاف کہہ دیا ؎

Marfat.com

کروں مدح اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین "پارۂ ناں" نہیں

اعلیحضرت کی ولادت باسعادت دس شوال ۱۲۷۲ھ بروز شنبہ بریلی شریف محلہ جسولی میں ہوئی آپ عمر بھر حب مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا شراب طہور پلا کر ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ جمعہ مبارک کے دن ادھر مؤذن نے "حی علی الفلاح" کہا ادھر آپ کے چہرہ انور پر نور کا ایک شعلہ لپکا اور آپ فوز و فلاح کے عطا کرنے والے رب کریم کے دربار میں حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

محمد عبد الحکیم شرف لاہوری

۲۰ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

Marfat.com

مسئلہ از ریاست مصطفیٰ آباد عرف رامپور بضمن سوالات کثیرہ ۱۲۹۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مجلس میلاد میں قیام وقت ذکر ولادت حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کیسا ہے بعض لوگ اس قیام سے انکار بحت خالص رکھتے ہیں اور اسے بدیں وجہ کہ قرون ثلثہ عہ میں نہ تھا بدعت سیئہ و حرام سمجھتے اور کہتے ہیں ہمیں صحابہ و تابعین کی سند چاہیئے ورنہ ہم نہیں مانتے ان کے ان اقوال کا حال کیا ہے۔

بینوا توجروا

الجواب

الحمد للہ الذی باذنہ تقوم السماء والصلوٰۃ والسلام علی من قامت بہ ارکان الشریعۃ الغراء سیدنا ومولانا محمد الذی قامت فی مولدہ ملئکۃ العلیاء وعلی الہ وصحبہ القائمین باداب تعظیمہ فی الصبح والمساء واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ قیم الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم ما قامت بتسبیح القیام اشجار الغبراء وسجدت للحی القیوم نجوم الخضراء امین قال القائم ببعض الضراعۃ الی صاحب المقام المحمود والشفاعۃ عبد المصطفیٰ احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی غفر اللہ لہ واقام مقام السلف الکرام البررۃ المکملۃ امین

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانے ۱۲ شرف لاہوری

Marfat.com

الجواب

یہاں دو مقام واجب الاعلام ہیں **اولاً** اس قیام کا اپنے طور پر کتب و فتاویٰ علمأ قدست اسرارہم سے حکم بیان کرنا جس سے بعونہ تعالیٰ موافقین کے لئے ایضاح حق وازاحت باطل ہو اور منصب فتوے اپنے حق کو واصل ہو **ثانیاً** اس مغالطہ کا جواب دینا جو بالفاظ متقاربہ تمام اکابر و اصاغر مانعین میں رائج کہ یہ فعل قرون ثلثہ میں نہ تھا تو بدعت ضلالت ہوا، اس میں کچھ خوبی ہوتی تو وہ وہی کرتے اس فعل اور اس کے امثال امور نزاعیہ میں حضرات منکرین کی غایت سعی اسی قدر ہے جس کی بنا پر اہل سنت وسواد اعظم ملت و ہزاران ائمہ شریعت و طریقت کو معاذ اللہ بدعتی گمراہ ٹھہراتے ہیں اور مطلقاً خوف خدا و ترس روز جزا دل میں نہیں لاتے مقام افتا اگرچہ استیعاب مناظرہ کی جا نہیں مگر ایسی جگہ ترک کلی بھی چنداں زیبا نہیں لہٰذا فقیر مقام دوم میں چند اجمالی کلمے حاضر کرے گا جن کے مبانی دیکھئے تو حرفے چند اور معانی سمجھئے تو بس جامع و بلند وباللہ التوفیق فی کل حین وعلیہ التوکل وبہ نستعین والحمد للہ رب العلمین

مقام اول

اللہ عزوجل نے شریعت غرا بیضا زہرا عامہ تامہ کاملہ شاملہ اتاری اور بحمدہ تعالیٰ ہمارے لئے ہمارا دین کامل فرما دیا اور اس کے کرم نے اپنے حبیب اکرم حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں اپنی نعمت ہم پر تمام فرما دی قال اللہ تعالےٰ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ ترجمہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا والحمد للہ رب العلمین وصلے اللہ تعالیٰ علی من بہ انعم علینا فی الدنیا والدین وبہ

Marfat.com

ینعم انشاء تعالیٰ فی الاٰخرۃ الی ابد الاٰبدین الحمد ہماری شریعت مطہرہ کا کوئی حکم قرآن عظیم سے باہر نہیں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ حسبنا کتاب اللہ ہمیں قرآن عظیم بس ہے، مگر قرآن عظیم کا پورا سمجھنا اور ہر جزئیہ کا صریح حکم اس سے نکال لینا عام کو نامقدور ہے اس لئے قرآن کریم دو مبارک قانون ہمیں عطا فرمائے **اوّل** ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

ترجمہ :- جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لو اور جس سے وہ منع فرمائیں باز رہو۔

اقول لو صیغہ امر کا ہے اور امر وجوب کے لئے ہے تو پہلی قسم واجبات شرعیہ ہوئی اور باز رہو نہی ہے اور نہی منع فرمانا ہے۔ یہ دوسری قسم ممنوعات شرعیہ ہوئی۔ حاصل یہ کہ اگرچہ قرآن مجید میں سب کچھ ہے ونزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیئ۔

ترجمہ :- اے محبوب ہم نے تم پر یہ کتاب اتاری جس میں ہر شے ہر چیز ہر موجود کا روشن بیان ہے مگر امت اسے بے نبی کے سمجھائے نہیں سمجھ سکتی ولہٰذا فرمایا وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم (ترجمہ) اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن حمید نے ہر چیز روشن فرمادی اس میں سے جس قدر اُمت کے بتانے کو ہے وہ تم ان پر روشن فرما دو لہٰذا کریمۂ اولیٰ میں نزلنا علیک فرمایا جو خاص حضور کی نسبت ہے اور آیۂ کریمہ ثانیہ میں نزل الیھم فرمایا جو نسبت بہ اُمت ہے

لے اس آیت کریمہ کے متصل ہی آیۂ کریمہ ثانیہ ہے۔ انکنتم لا تعلمون بالبینٰت والزبر وانزلنا الیک الذکر الاٰیۃ۔ مصنف نے یہاں معالم التنزیل کے حاشیہ پر تحریر فرمایا اقول ھذا من محاسن نظم القرآن العظیم امر الناس ان یسألوا اھل الذکر العلماء بالقراٰن العظیم وارشد العلماء ان لا یعتمدوا علیٰ اذھانھم فی فھم القراٰن بل یرجعوا الی ما بین لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجع الناس الی العلماء والعلماء الی الحدیث والحدیث الی القراٰن وان الی ربک المنتھٰی فکما ان المجتھدین لو ترکوا الحدیث ورجعوا الی القراٰن لضلوا کذالک للعامۃ لو ترکوا

Marfat.com

دوم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (ترجمہ) علم والوں سے پوچھو جو تمہیں نہ معلوم ہو۔ حوادث غیر متناہی ہیں احادیث میں ہر جزئیہ کے لیے نام بنام تصریح احکام اگر فرمائی بھی جاتی ان کا حفظ وضبط نا مقدور ہوتا پھر جو مدارج عالیہ مجتہدانِ امت کیلئے ان کے اجتہاد پر رکھے گئے وہ نہ ملتے نیز اختلاف ائمہ کی رحمت و وسعت نصیب نہ ہوتی لہذا حدیث نے بھی جزئیات معدودہ سے کلیات حاویہ مسائل نامحدودہ کی طرف اشعار فرمایا اس کی تفصیل وتفریع وتاصیل مجتہدین کرام نے فرمائی اور احاطہ تصریح نامتناہی کے تعذر نے یہاں بھی حاجت ایضاح مشکل وتفصیل مجمل وتقیید مرسل باقی رکھی جو قرناً فقرناً طبقۃً فطبقۃً مشائخ کرام وعلمائے اعلام کرتے چلے آئے ہر زمانہ کے حوادث تازہ کے احکام اس زمانہ کے علمائے کرام حاملانِ فقہ حامیانِ اسلام نے بیان فرمائے اور یہ سب اپنی اصل ہی کی طرف راجع ہوئے اور ہوتے رہیں گے۔ حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذالک در مختار میں ہے ولا یخلو الوجود عمن یمیز ھذا حقیقۃ لاظنا وعلی من

(بقیہ ص) المجتہدین ورجعوا الی الحدیث لضلوا ولہذا قال الامام سفین بن عیینۃ احد ائمۃ الحدیث قریب من الامام الاعظم والامام مالک رضی اللہ تعالٰی عنھم الحدیث مضلۃ الا للفقہاء نقلہ عن الامام ابن الحاج المکی فی المدخل ترجمہ ۔ میں کہتا ہوں یہ عباراتِ قرآن عظیم کی خوبیوں سے ہے لوگوں کو حکم دیا کہ علماء سے پوچھو جو قرآن مجید کا علم رکھتے ہیں اور علماء کو ہدایت فرمائی کہ قرآن کے سمجھنے میں اپنے ذہن پر اعتماد نہ کریں بلکہ جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اس کی طرف رجوع لائیں تو لوگوں کو علماء کی طرف پھیرا اور علماء کو حدیث کی طرف اور حدیث کو قرآن کی طرف بے شک تیرے رب ہی کی طرف انتہا ہے تو جس طرح مجتہدین اگر حدیث چھوڑ کر قرآن کی طرف رجوع کرتے بہک جاتے یونہی غیر مجتہد اگر مجتہدین کو چھوڑ کر حدیث کی طرف رجوع لائیں ضرور گمراہ ہو جائیں اسی لئے امام سفیان بن عیینہ نے کہ امام اعظم و امام مالک کے زمانہ کے قریب حدیث کے اماموں سے تھے فرمایا کہ حدیث بہت گمراہ کر دینے والی ہے مگر فقیہوں کو اسے امام ابن حاج مکی نے مدخل میں ان سے نقل فرمایا ۱۲ مصحح غفرلہ ۔ ف :۔ حوادث کا پیدا ہوتے رہنا اور ان کے احکام کا ادراک اور یہ کہ جو ہر بات پر کہے صحابہ تابعین کی سند لاؤ یا امام ابوحنیفہ کا قول دکھاؤ وہ مجنون ہے، گمراہ

Marfat.com

لم يميزان يرجع لمن يميز مراءة لذمته۔ ترجمہ :- زمانہ ان لوگوں سے خالی نہ ہوگا جو یقینی طور پر نہ محض گمان سے اس کی تمیز رکھیں اور جب اس کی تمیز نہ ہو اس پر واجب ہے کہ تمیز والے کی طرف رجوع کرے کہ بری الذمہ ہو۔

ردالمحتار میں ہے۔

جزم بذالك اخذا مما رواه البخاري من قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لاتزال طائفة من امتي ظاهرين على الحق حتى يأتي امر الله فقوله وعلى من لم يميز عن يعلى لمفيدة للوجوب للامر به في قوله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون۔

شارح علامہ نے اس پر جزم فرمایا اس حدیث سے لے کر جو صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ غلبہ کے ساتھ حق پر رہے گا یہاں تک کہ حکم الٰہی آئے اور جب اس کی تمیز نہ ہو اس پر علمار کی طرف رجوع لانے کو اس لئے واجب کہا کہ قرآن عظیم میں اس کا حکم فرمایا ہے کہ علما سے پوچھو اگر تمہیں نہ معلوم ہو

ہر اجمال کی تفصیل مستحسن فعل ہے

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں۔

ما فصل عالم ما اجمل في كلام من قبله من الادوار الا للنور المتصل من الشارع صلى الله تعالى عليه وسلم فالمنة في ذالك حقيقة لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الذي هو صاحب

جس کسی عالم نے اپنے سے پہلے زمانہ کے کسی کلام کے اجمال کی تفصیل کی ہے وہ اسی نور سے ہے جو صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے تو حقیقۃ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا تمام امت پر احسان ہے کہ انہوں نے علمار کو یہ استعداد عطا

Marfat.com

الشرع لانه هو الذي اعطى العلماء تلك
تلك المادة التي فصلوا بها ما اجمل
في كلامه كما ان المنة لبعده لكل دور
على من تحته فلو قدر ان اهل دور تعدوا
من فوقهم الى الدور الذي قبله لانقطعت
وصلتهم بالشارع ولم يهتدوا لايضاح
مشكل ولا تفصيل مجمل وتامل يا اخي لولا
ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
فصل لشريعته ما اجمل في القرآن لبقي القرآن
على اجماله كما ان الائمة المجتهدين لو لم
يفصلوا ما اجمل في السنة لبقيت السنة
على اجمالها وهكذا الى عصرنا هذا فلولا ان
حقيقة الاجمال سارية في العالم كله ما
شرحت الكتب ولا ترجمت ولا وضع العلماء
على الشروح حواشي كالشروح للشروح

فرمائی جس سے انہوں نے مجمل کلام کی
تفصیل کی یونہی ہر طبقہ ائمہ کا اپنے بعد والوں
پر احسان ہے اگر فرض کیا جاوے کہ کوئی
طبقہ اپنے اگلے پیشواؤں کو چھوڑ کر ان
سے اوپر والوں کی طرف تجاوز کر جائے
تو شارع علیہ الصلوۃ والسلام سے جو سلسلہ
ان تک ملا ہوا ہے وہ کٹ جائے گا اور
یہ کسی مشکل کی توضیح مجمل کی تفصیل پر قادر
نہ ہوں گے برادرم غور کر اگر رسول اللہ
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اپنی شریعت سے
مجملات قرآن عظیم کی تفصیل نہ فرماتے قرآن
کریم یونہی مجمل رہ جاتا۔ اسی طرح ائمہ
مجتہدین اگر مجملات حدیث کی تفصیل نہ
فرماتے حدیث یونہی مجمل رہ جاتی اسی طرح ہمارے
ہمارے زمانے تک۔ تو اگر یہ نہیں کہ حقیقت
اجمال سب میں سرایت کئے ہوئے ہے تو نہ متون کی شرحیں لکھی جاتیں نہ ترجمے ہوتے نہ
علما شرحوں کی شرحیں حواشی لکھتے

اب یہیں دیکھیے کہ کتب ظاہر الروایۃ ونوادر ائمہ کی تھیں پھر کتب نوازل وواقعات
تصنیف فرمائی گئیں پھر متون وشروح وحواشی وفتاوی وقتاً فوقتاً تصنیف ہوتے رہے
اور ہر آئندہ طبقہ نے گزشتہ پر اضافے کئے اور مقبول ہوتے رہے کہ سب اسی اجمال
قرآن وسنت کی تفصیل ہے نصاب الاحتساب اور فتاوی عالمگیری زمانہ سلطان عالمگیر

Marfat.com

انا ر اللہ تعالے برہانہ کی تصنیف ہیں ان میں بہت سی ان جزئیات کی تصریح ملے گی جو کتب سابقہ میں نہیں کہ وہ جب تک واقع نہ ہوئے تھے اور کتب نوازل و واقعات کا تو موضوع ہی حوادث جدیدہ کے احکام بیان فرمانا ہے اگر کوئی شخص ان کی نسبت کہے کہ صحابہ تابعین سے اس کی تصریح دکھاؤ یا خاص امام اعظم و صاحبین کا نص لاؤ تو وہ یا احمق مجنون ہے یا گمراہ مفتون۔ پھر عالمگیری کے بھی بہت بعد اب قریب زمانہ کی کتابیں فتاوے اسعدیہ فتاوی حامدیہ و طحطاوی علی الدر و طحطاوی علی مراقی الفلاح و عقود الدریہ و رد المحتار و رسائل شامی وغیرہا کتب معتمدہ ہیں کہ تمام حنفی دنیا میں ان پر اعتماد ہو رہا ہے دو اوّل کے سوا یہ سب تیرہویں صدی کی تصنیف ہیں مانعین بھی ان سے سندیں لاتے ہیں ان میں صدہا وہ بیان ملیں گے جو پہلے نہ تھے اور مانعین کے یہاں تو فتاوی شاہ عبدالعزیز صاحب بلکہ مائۃ مسائل و اربعین کے سب جزئیات کی تصریح صحابہ و تابعین و ائمہ تو بہت بالا ہیں عالمگیری و رد المحتار تک کہیں دکھا سکتے ہیں اب ان کے بھی بعد ریل، تار برقی، نوٹ، منی آرڈر، فونوگراف وغیرہ وغیرہ ایجاد ہوئے اگر کوئی شخص کہے کہ صحابہ تابعین یا امام ابوحنیفہ نہ سہی ہدایہ و درمختار یا یہ بھی نہ سہی عالمگیری و طحطاوی و ردالمحتار یا سب جانے دو شاہ عبدالعزیز صاحب ہی کے فتاوے میں دکھاؤ تو اسے مجنون سے بہتر اور کیا لفظ کہا جا سکتا ہے ہاں اس ہٹ دھرمی کی بات جدا ہے کہ اپنے آپ تو تیرہویں صدی کی اربعین تک معتمد جانیں اور دوسروں سے ہر جزئیہ پر خاص صحابہ و تابعین کی سند مانگیں

خطبہ میں ذکر خلفا مستحب ہے

خطبہ میں ذکر عمین شریفین حادث ہے مگر جب سے حادث ہے علمائے نے اس کے مندوب ہونے کی تصریح فرمائی درمختار میں ہے ندب ذکر الخلفاء الراشدین والعمین ترجمہ خطبہ میں چاروں خلفائے کرام اور دونوں عم کریم سید الانام علیہ ثم علیہم الصلوۃ

Marfat.com

والسلام کا ذکر فرمانا مستحب ہے اور حضرت شیخ مجدد الف ثانی صاحب نے تو ایک خطیب پر اپنے مکتوبات میں اس لئے کہ اس نے ایک خطبہ میں خلفائے کرام کا ذکر نہ کیا تھا سخت نکیر فرمائی اور اسے خبیث تک لکھا۔

اذان سے قبل وبعد صلوٰۃ وسلام

اذان کے بعد حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام عرض کرنا جس طرح حرمین طیبین میں رائج ہے در مختار میں ہے

التسلیم بعد الاذان حدث فی	اذان کے بعد صلاۃ بھیجنا ربیع الآخر ۷۸۱ھ
ربیع الآخر سنۃ سبع مائۃ واحدی	کی عشاشب دو شنبہ میں حادث ہوا پھر
وثمانین فی عشاء لیلۃ الاثنین ثم	اذان جمعہ کے بعد بھی صلاۃ کہی گئی پھر
یوم الجمعۃ ثم بعد عشر سنین	دس برس بعد مغرب کے سوا سب اذانوں
حدث فی الکل الا المغرب ثم	کے بعد پھر مغرب میں بھی دو بار کہی شروع
فیھا مرتین وھو بدعۃ حسنۃ	اور یہ نو پیدا باتوں سے ہے جو شرعاً مستحب ہیں

محدثات حسنہ کا استحباب

کتب میں اس کے صدہا نظائر ملیں گے اس وقت کے علمائے معتمدین سے ان کے جزئیہ کی تصریح مل سکتی ہے مجلس میلاد مبارک وقیام کو جاری ہوئے بھی صدہا سال ہوئے مگر صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین کے کلام میں ان کے نام کی تصریح مانگنی اسی جنون پر مبنی ہوگی ان پر انہیں علمائے کرام کی تصریحات سے استناد ہوگا جن کے زمانے میں ان کا وجود تھا جیسے مجلس مبارک کے لئے امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی وامام خاتم الحفاظ جلال الدین سیوطی وامام خطیب احمد قسطلانی وغیر ہم اکابر رحمہم اللہ تعالٰی جن کے نام وکلام کی تصریح بارہا

Marfat.com

کردی گئی یونہی مسئلہ قیام میں ان علمائے کرام کی سند لیجائے گی جن کا ذکر شریف آتا ہے وباللہ التوفیق۔ بحمد اللہ تعالے موافقین اہل حق وانصاف ودین کے لئے یہ کافی ہوگا۔ رہا مخالفین کا نہ ماننا ان کی پرواہ کیا۔ وہ اور ہی کسے مانتے ہیں کہ ان علمائے کرام کو مانیں ان کے غیر مقلدین تو علانیہ امام اعظم وجملہ ائمہ دین پر منہ آتے اور اپنے مہمل انہام واوہام کے آگے ان کے اجتہادات عالیہ کو باطل بتاتے اور ان کے ماننے والوں کو معاذاللہ مشرک و گمراہ ٹھہراتے ہیں جو ان میں بظاہر نام تقلید لیتے ہیں وہ بھی غیر مقلدین کی طرح اپنے اہوائے باطلہ کے سامنے قرآن وحدیث کی تو سنتے نہیں پھر ائمہ کی کیا گنتی ان کے منہ سے تقلید امام اور ان کے سب کے منہ سے قرآن وحدیث کا نام محض تسکین عوام ہے کہ کھلا منکر نہ جان لیں۔

ورنہ حالت وہ ہے جو ان کے مذہبی قرآن تقویۃ الایمان سے ظاہر کہ جو کہے اللہ ورسول نے دولت مند کر دیا وہ مشرک حالانکہ خود قرآن عظیم فرماتا ہے اغنھم اللہ ورسولہ من فضلہ اللہ ورسول نے انہیں اپنے فضل سے دولت مند کر دیا، محمد بخش، احمد بخش نام رکھنا شرک حالانکہ خود قرآن مجید فرماتا ہے کہ جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم حب سیدتنا مریم کے پاس آئے کیا کہا یہ کہ انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما زکیا۔ میں تو تمہارے رب کا رسول ہوں اس لئے کہ میں تم کو ستھرا بیٹا دوں) صرف محمد بخش نام شرک ہوا حالانکہ وہ معنی عطا میں متعین بھی نہیں بخش بہرہ و حصہ کو بھی کہتے ہیں تو جبرئیل کہ صریح لفظوں میں اپنا بیٹا دینا کہہ رہے ہیں دین اسمٰعیلی میں کیسے مشرک نہ ہوں گے اور قرآن کریم کہ اس شرک وہابیت کو ذکر فرما کر مقرر رکھتا ہے کیوں نہ اسے شرک پسند کتاب ٹھہرائیں گے اس کی مثالیں بہت ہیں کہ وہابیہ کے شرک سے نہ ائمہ محفوظ نہ صحابہ نہ انبیا نہ سید الانبیاء نہ جبرئیل امین نہ خود رب العٰلمین جل وعلا وصلے اللہ تعالے علی الحبیب وعلیہم وسلم یہ بحث فقیر کے اور رسائل میں مفصل ملے گی یہاں تو اتنا کہنا ہے کہ مخالفین کے نہ ماننے کی

Marfat.com

پرواہ کیا ہے انہوں نے اور کسے ماننا ہے کہ علماء ہی کو مانیں گے لہٰذا اس مقام اول میں روئے سخن موافقین اہل حق و یقین کی طرف کریں واللہ الموفق والمعین و بہ نستعین وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین آمین۔

قیام بوقت ذکر ولادت آنحضرت صدیوں سے معمول بہا ہے

مولٰی عزوجل توفیق دے تو یہاں منصب غیر متعسف کے لئے اس قدر کافی کہ یہ فعل مبارک اعنی قیام وقت ذکر ولادت حضور خیر الانام علیہ وعلٰی آلہ افضل الصلاۃ والسلام صدہا سال سے بلادِ دارالاسلام میں رائج و معمول اور اکابر ائمہ و علماء میں مقرر و مقبول شرع میں اس سے منع مفقود اور بے منع شرع منع مردود ان الحکم الا للہ و انما الحرام ما حرم اللہ وما سکت عنہ فعفو من اللہ علی الخصوص حرمین طیبین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ صلی اللہ تعالٰی علٰی منورہما وبارک وسلم کہ مبدءِ ومرجع دین و ایمان ہیں وہاں کے اکابر علماء و مفتیان مذاہب اربعہ مدتہا مدت سے اس فعل کے فاعل و عامل و قائل و قابل ہیں ائمہ معتمدین نے اسے حرام نہ فرمایا بلکہ بلاشبہ مستحب و مستحسن ٹھہرایا، علامہ جلیل الشان علی بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سیرت مبارکہ انسان العیون میں تصریح فرمائی[ع] کہ یہ قیام بدعت حسنہ ہے اور ارشاد فرماتے ہیں قد وجد القیام عند ذکر اسمہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من عالم الامۃ ومقتدی الائمۃ دینا وورعا تقی الدین السبکی رحمۃ اللہ تعالٰی وتابعہ علی ذالک مشائخ الاسلام فی عصرہ فقد حکی بعضہم ان الامام السبکی اجتمع عندہ جمع کثیر من علماء عصرہ فانشد فیہ قول الصرصری فی مدحہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ؎

قلیل لمدح المصطفٰے الخط بالذہب	علی فضۃ من خط احسن من کتب
وان ینہض الاشراف عند سماعہ	قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب

ع۔ سیرت حلبیہ ۱۲

Marfat.com

نعند ذلك قام الامام السبكی وجمیع من فی المجلس فحصل انس کثیر بذلك المجلس ویکفی ذلك فی الاقتداء ترجمہ۔ بے شک وقت ذکر نام پاک حضور سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام قیام کرنا امام تقی الملۃ والدین سبکی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سے پایا گیا جو اس امت مرحومہ کے عالم اور دین وتقویٰ میں اماموں کے امام ہیں اور اس قیام پر ان کے معاصرین ائمہ کرام مشائخ اسلام نے ان کی متابعت کی بعض علماء یعنی انہی امام اجل کے صاحبزادے امام شیخ الاسلام ابونصر عبدالوہاب ابن ابی الحسن تقی الملۃ والدین سبکی نے طبقات کبریٰ میں نقل فرمایا کہ امام سبکی کے حضور ایک جماعت کثیر اس زمانہ کے علماء کی مجتمع ہوئی اس مجلس میں کسی نے امام صرصری کے یہ اشعار نعت حضور سید الابرار صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پڑھے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ مدح مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے یہ بھی تھوڑا ہی ہے کہ جو سب سے اچھا خوشنویس ہو اس کے ہاتھ سے چاندی کے پتر پر سونے کے پانی سے لکھی جائے اور جو لوگ شرف دینی رکھتے ہیں وہ ان کی نعت سن کر صف باندھ کر سروقد یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں ان اشعار کے سنتے ہی حضرت امام سبکی وجملہ علمائے کرام حاضرین مجلس مبارک نے قیام فرمایا اور اس کی وجہ سے اس مجلس میں نہایت انس حاصل ہوا۔ علامہ جلیل حلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس قدر پیروی کے لئے کفایت کرتا ہے انتہیٰ

اقول یہ امام صرصری صاحب قصیدۂ نعتیہ وہ ہیں جنہیں علامہ محمد بن علی شامی مستند مانعین نے سبل الہدےٰ والرشاد میں اپنے زمانہ کا حسان اور نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا محب صادق فرمایا اور امام اجل حضرت امام الائمہ تقی الملۃ والدین سبکی قدس سرہ الشریف کی جلالت شان و رفعت مکان تو آفتاب نیمروز سے زیادہ روشن ہے یہاں تک کہ مانعین کے پیشوا مولوی نذیر حسین اپنے ایک مہری فتوے میں ان کا بالاجماع امام جلیل و مجتہد کبیر ہونا تسلیم کرتے ہیں اور اس زمانہ کے اعیان علماء و مشائخ اسلام کا ان کے ساتھ اس پر موافقت فرمانا بحمداللہ تعالےٰ متبعین سلف صالحین کے لئے ایک کافی سند ہے آخر

Marfat.com

نہ دیکھا کہ علامہ حلبی نے ارشاد فرمایا اس قدر اقتدار کے لئے بس ہے

عالم کامل عارف باللہ سید سند مولانا سید جعفر برزنجی قدس سرہ العزیز جن کا رسالہ عقد الجوہر نے مولد النبی الازہر صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حرمین محترمین و دیگر بلاد دار الاسلام میں رائج ہے اور مستند مالنعین مولانا رفیع الدین نے تاریخ الحرمین میں اس رسالے اور اور ان مصنف جلیل القدر کی نہایت مدح و ثنا لکھی ہے اپنے اسی رسالہ مبارکہ میں فرماتے ہیں۔

قد استحسن القیام عند ذکر ولادتہ	بے شک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے
الشریفۃ ائمۃ ذو روایۃ و درویۃ	ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ان اماموں
فطوبیٰ لمن کان تعظیمہ صلی اللہ تعالیٰ	نے مستحسن سمجھا ہے جو صاحب روایت
علیہ وسلم غایۃ مرامہ	و درایت تھے تو شادمانی اس کے لئے

جس کی نہایت مراد و مقصود نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔

ذکر ولادت کے وقت قیام باعث ثواب کثیر و فضل کبیر ہے

فاضل اجل سیدی جعفر بن اسماعیل بن زین العابدین علوی مدنی نے اس کی شرح الکوکب الازہر علی عقد الجوہر میں اس مضمون پر تقریر فرمائی۔ فقیہ محدث مولانا عثمٰن بن حسن دمیاطی اپنے رسالہ اثبات قیام میں فرماتے ہیں۔

القیام عند ذکر ولادۃ سید المرسلین صلی اللہ	قرأت مولد شریف میں ذکر ولادت سید
تعالیٰ علیہ وسلم امر لاشک فی	المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے وقت
استحبابہ واستحسانہ وندبہ یحصل	حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
لفاعلہ من الثواب الاوفر والخیر الاکبر	کی تعظیم کو قیام کرنا بے شک مستحب و مستحسن
لانہ تعظیم ای تعظیم للنبی الکریم ذی الخلق	و مندوب ہے جس کے فاعل کو ثواب
العظیم الذی اخرجنا اللہ بہ من ظلمات	کثیر و فضل کبیر حاصل ہوگا کہ وہ تعظیم ہے

Marfat.com

الكفر الى الايمان وخلصنا الله به من نار الجهل الى جنات المعارف والايقان فتعظيمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فيه مسارعة الى رضاء رب العلمين واظهار اقوى شعائر الدين ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب ومن يعظم حرمت الله فهو خير له عند ربه

اور کیسی تعظیم ہے ان نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ الصلاۃ والسلام کی جن کی برکت سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں ظلمات کفر سے نور ایمان کی طرف لایا اور ان کے سبب ہمیں دوزخ جہل سے بچا کر بہشت معرفت ویقین میں داخل فرمایا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم میں خوشنودی رب العلمین کی طرف دوڑنا ہے اور قوی ترین شعائر دین کا آشکار کرنا اور جو تعظیم کرے شعائر خدا کی تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور جو تعظیم کرے خدا کی حرمتوں کی تو وہ اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بہتر ہے۔

پھر بعد نقل دلائل فرمایا ہے۔

فاستفید من مجموع ماذکرنا استحباب القیام له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند ذکر ولادته لما فی ذالك من التعظیم له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایقال القیام عند ذکر ولادته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بدعة لانا نقول لیس کل بدعة مذمومة کما اجاب بذالك الامام المحقق الولی ابوزرعة العراقی حین سئل عن فعل المولد امستحب او مکروه وهل ورد فیه شیئ او فعل به من یقتدی

یعنی ان سب دلائل سے ثابت ہوا کہ ذکر ولادت شریفہ کے وقت قیام مستحب ہے کہ اس میں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے کوئی یہ نہ کہے کہ یہ قیام تو بدعت ہے اس لئے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہر بدعت بُری نہیں ہوتی جیسا کہ یہی جواب دیا امام محقق ولی ابوزرعہ عراقی نے جب ان سے مجلس میلاد کو پوچھا گیا تھا کہ مستحب ہے یا مکروہ اور اس میں کچھ وارد ہوا ہے یا کسی پیشوا نے کی ہے تو جواب میں فرمایا ولیمہ اور کھانا کھلانا

Marfat.com

به فاجاب بقوله الوليمة واطعام الطعام
مستحب كل وقت فكيف اذا انضم الى ذلك
السرور بظهور نور النبوة فى هذا الشهر
الشريف ولا نعلم ذلك عن السلف ولا
يلزم من كونه بدعة كونه مكروها
فكم من بدعة مستحبة بل واجبة اذا
لم تنضم بذلك مفسدة والله الموفق

ہر وقت مستحب ہے پھر اس صورت کا
کا کیا پوچھنا جب اس کے ساتھ اس ماہ مبارک
میں ظہور نور نبوت کی خوشی مل جائے
اور ہمیں یہ امر سلف سے معلوم نہیں نہ بدعت
ہونے سے کراہت لازم کہ بہتری بدعتیں
مستحب بلکہ واجب ہوتی ہیں جب ان کے ساتھ
کوئی خرابی مضموم نہ ہو اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے

پھر ارشاد فرماتے ہیں۔

قد اجتمعت الامة المحمدية من اهل
السنة والجماعة على استحسان القيام
المذكور وقد قال صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم لا تجتمع امتى على الضلالة

بے شک امت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے اہلسنت وجماعت کا اجماع واتفاق
ہے کہ یہ قیام مستحسن ہے اور بے شک نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت گمراہی
پر جمع نہیں ہوتی۔

امام علامہ مدالقی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

جرت عادة القوم بقيام الناس اذا
انتهى المداح الى ذكر مولده صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم وهى بدعة مستحبة
لما فيه من اظهار السرور والتعظيم
اه نقله المولى الدمياطى۔

یعنی عادت قوم کی جاری ہے کہ جب مدح
خواں ذکر میلاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم تک پہنچتا ہے تو لوگ کھڑے ہو جاتے
ہیں اور یہ بدعت مستحبہ ہے کہ اس میں نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش پر خوشی
اور حضور کی تعظیم کا اظہار ہے۔

" " "

علامہ ابو زید اپنے رسالہ میلاد میں لکھتے ہیں استحسن القیام عند ذکر الولادۃ۔

Marfat.com

ترجمہ۔ ذکر ولادت کے وقت قیام مستحسن ہے، خاتمۃ المحدثین زین الحرم عین الکرم مولانا سید احمد زین دحلان مکی قدس سرہ الملکی اپنی کتاب مستطاب الدرالسنیہ فی الرد علی الوہابیہ میں فرماتے ہیں۔

من تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم الفرح بلیلۃ ولادتہ وقراءۃ المولد والقیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واطعام الطعام وغیر ذلک مما یعتاد الناس فعلہ من انواع البر فان ذلک کلہ من تعظیمہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وقد افردت مسئلۃ المولد وما یتعلق بہا بالتالیف واعتنی بذلک کثیر من العلماء فالفوا فی ذلک مصنفات مشحونۃ بالادلۃ والبراھین فلا حاجۃ لنا الی الاطالۃ بذلک

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے ہے حضور کی شب ولادت کی خوشی کرنا اور مولد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت اقدس کے وقت کھڑا ہوا اور مجلس شریف میں حاضرین کو کھانا دینا اور ان کے سوا اور نیکی کی باتیں کہ مسلمانوں میں رائج ہیں کہ یہ سب نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم سے ہیں اور یہ مسئلہ مجلس میلاد اور اس کے متعلقات کا ایسا ہے جس میں مستقل کتابیں تصنیف ہوئیں اور بکثرت علمائے دین نے اس کا اہتمام فرمایا اور دلائل و براہین سے بھری ہوئی کتابیں اس میں تالیف فرمائیں تو ہمیں اس مسئلہ میں تطویل کلام کی حاجت نہیں۔

ذکر ولادت پر قیام کو سلف صالحین نے مستحسن کہا ہے

شیخ مشائخنا خاتمۃ المحققین امام العلماء سید المدرسین مفتی الحنفیہ بمکۃ المحمیہ سیدنا و برکتنا علامہ جمال بن عبداللہ بن عمر مکی رحمہ اللہ تعالٰی اپنے فتاوے میں ارشاد فرماتے ہیں

القیام عند ذکر مولدہ الاعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم استحسنہ جمع من السلف فھو بدعۃ حسنۃ۔ ترجمہ:۔ ذکر مولد اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وقت قیام کو ایک جماعت

Marfat.com

سلف نے مستحسن کہا تو وہ بدعت حسنہ ہے)

پھر علامہ انباری کی مورد الظمآن سے نقل فرماتے ہیں قام الامام السبکی وجمیع من بالمجلس وکفے بمثل ذلک فی الاقتداء اھ ملخصاً ترجمہ امام سبکی اور تمام حاضرین مجلس نے قیام کیا اور اس قدر اقتدا کے لئے بس ہے) الفتاوے۔ مولانا جمال عمر قدس سرہ کے اس فتوے پر موافقت فرمائی۔ مولانا صدیق بن عبدالرحمن کمال مدرس مسجد حرام اور حضرت علامۃ الوری علم الہدی مولانا وشیخنا وبرکتنا سید سند احمد زین دحلان شافعی اور مولانا محمد بن محمد کتبی مکی اور مولانا حسین بن ابراہیم مکی مالکی مفتی مالکیہ وغیرہم اکابر علما نے نفعنا اللہ تعالی بعلومہم آمین یہی مولانا حسین دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ استحسنہ کثیر من العلماء وھو حسن لما یجب علینا تعظیمہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم۔ ترجمہ۔ اسے بہت علماء نے مستحسن رکھا اور وہ حسن ہے کہ ہم پر نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی تعظیم واجب)

ذکر ولادت کی محفل میں روح محمدی موجود ہوتی ہے

مولانا محمد بن یحیی حنبلی مفتی حنابلہ فرماتے ہیں نعم یجب القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذ یحضر روحانیتہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فعند ذلک یجب التعظیم والقیام ترجمہ:۔ ہاں ذکر ولادت حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے وقت قیام ضرور ہے کہ روح اقدس حضور اقدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے تو اس وقت تعظیم و قیام لازم ہوا۔ **قولہ** رحمہ اللہ تعالی یجب القیام الخ **اقول** اراد التاکد فی محل الادب کقول القائل لحبیبہ حقک واجب علیّ وھو من المحاورات الشائعۃ بینہم کما لا یخفی علے من تتبع کلماتھم واما حضور روحانیتہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فعلی ما نصل ونقح ابی ومولای مقدام العلماء الکرام فی کتابہ ازاقۃ الاثام واللہ تعالی اعلم مولانا عبداللہ بن محمد مفتی حنفیہ فرماتے ہیں۔ استحسنہ

Marfat.com

کشیدوت ترجمہ:۔ اسے بہت علماء نے مستحسن رکھا ہے۔

شیخ مشائخنا مولانا الامام الاجل الفقیہ المحدث سراج العلماء عبداللہ سراج مکی مفتی حنفیہ فرماتے تواردہ الائمۃ الاعلام واقرہ الائمۃ والحکام من غیر نکیر منکر ورد راد لہذا کان حسنا ومن یستحق التعظیم غیرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویکفی اثر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما راٰہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن

ترجمہ:۔ یہ قیام مشہور اماموں نے برابر متوارث چلا آتا ہے اور اسے ائمہ وحکام نے برقرار رکھا اور کسی نے رد وانکار نہ کیا لہذا مستحب ٹھہرا اور نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سوا اور کون مستحق تعظیم ہے اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کافی ہے کہ جس چیز کو اہل اسلام نیک سمجھیں وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بھی نیک ہے۔ اسی طرح مفتی عمر بن ابی بکر شافعی نے اس کے استحباب واستحسان پر تصریح فرمائی۔ فتوائے علمائے حرمین محترمین جیسے مفتی مکہ معظمہ مولانا محمد بن حسین کتبی حنفی اور رئیس العلماء شیخ المدرسین مولانا جمال حنفی اور مفتی مالکیہ مولانا حسین ابراہیم مکی اور سید المحققین مولانا احمد بن زین شافعی اور مدرس مسجد نبوی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مولانا محمد بن محمد عزب شافعی اور مولانا عبدالکریم بن عبدالحکیم حنفی مدنی اور فقیہ جلیل مولانا عبدالجبار حنبلی بصری نزیل مدینہ منورہ اور مولانا ابراہیم بن محمد خیار حسینی شافعی مدنی کی مہریں ہیں اور اصل فتوی مزین بخطوط وسواہیر علمائے ممدوحین فقیر نے بچشم خود دیکھا اور مدتوں فقیر کے پاس رہا جس میں اکثر مسائل متنازع فیہا پر بحث فرمائی ہے اور بدلائل باہرہ مذہب وہابیت کو سراسر مردود و باطل ٹھہرایا ہے۔

قیام کو حرام وممنوع کہنا محققین کے نزدیک فاسد ہے

اس میں دربارۂ قیام مذکورہ اما قیام اہل الاسلام عند ذکر ولادتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فی ذلک المحفل یعنی ذکر ولادت حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ

Marfat.com

اشاعة للتعظیم واظہار اللاحترام فقد
صرح فی انسان العیون المشہور بالسیرة
الحلبیة باستحسانہ کذلك وقال العلامة
البرزنجی فی رسالة المولد قد استحسن
القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمة
ذوو روایة ودرایة فطوبی لمن کان
تعظیمہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم غایة
مرامہ ومرماہ انتہی بلفظہ اما الحکم
بحرمة ذلك التعظیم وممانعتہ بدلیل
عدم ذکرہ بالخصوص فی السنة فہو فاسد
عند جمہور المحققین قال فی عین العلم
والاسرار بالمساعد فیما لہ ریبة عنہ وصار معتادا
لبعد عصرہم حسن وان کان بدعة الخ اقول
والدلیل علی ھذا ماروی عن ابن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعا وموقوفا
ماراہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن
وقولہ علیہ الصلوة والسلام خالقوا
الناس باخلاقہم رواہ الحاکم وقال
صحیح علی شرط الشیخین وقال الامام
حجة الاسلام فی الاحیاء الادب الخامس
موافقة القوم فی القیام اذا قام واحد منہم

علیہ وسلم کے وقت اس محفل میں اہل اسلام
کا اشاعت تعظیم واظہار احترام کے لیے
قیام کرنا بتصریح انسان العیون مشہور بہ
سیرت حلبیہ مستحسن ہے اور علامہ برزنجی رسالہ
مولد میں فرماتے ہیں قیام وقت ذکر مولد
شریف ائمہ ذو روایت ودرایت کے نزدیک
مستحب ہے تو خوشی ہوا سے جس کی غایت
مراد ومرام تعظیم حضور سید الانام علیہ
الصلوٰة والسلام ہے انتہی۔ اور اس تعظیم
کو بدیں وجہ کہ اس خصوصیت کے ساتھ حدیث
میں مذکور نہیں حرام وممنوع کہنا جمہور محققین
کے نزدیک فاسد ہے عین العلم میں فرماتے
ہیں جس چیز سے شرع میں نہی نہ آئی اور بعد
زمانہ سلف کے لوگوں میں جاری ہوئی اس
میں موافقت کرکے مسلمانوں کا دل خوش
کرنا بہتر ہے اگرچہ وہ چیز بدعت ہو الخ
میں کہتا ہوں اور اس پر دلیل وہ حدیث ہے
جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے
عنہ سے نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے
ارشاد اور خود ان کے قول سے مروی ہوئی
کہ اہل اسلام جس چیز کو نیک جانیں وہ خدا

Marfat.com

في وجد صادق من غير رياء او تكلف
او قام باختيار من غير وجد فلا بد من
الموافقة و ذلك من ادب الصحبة و
لكل قوم رسم ولا بد من مخالقة الناس
باخلاقهم كما ورد في الخبر لاسيما اذا
كانت اخلاقا فيها حسن العشرة وطيب
القلب وقول القائل ان ذلك بدعة
لم يكن في الصحابة فليس كلما يحكم
باباحته منقولا عن الصحابة وانما المحذور
بدعة تراغم سنة مامورا بها ولم
ينقل النهي عن شئ من هذا وكذلك
سائر انواع المساعدات اذا قصد بها
تطييب القلب واصطلح عليها جماعة
فلا حسن المساعدة عليها الا فيما ورد نهي
لا يقبل التاويل انتهى كلام الامام حجة
الاسلام باختصار المرام

〃 〃 〃

〃 〃 〃

〃 〃 〃

کے نزدیک بھی نیک ہے اور وہ حدیث
کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں
سے ان کی عادتوں کے موافق برتاؤ کرو
حاکم نے اسے روایت کیا اور کہا کہ بخاری
و مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور امام حجۃ الاسلام
غزالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں پانچواں
ادب قوم کی موافقت کرنا ہے قیام میں جب
کوئی ان میں سے سچے وجد میں بے نمائش
و تکلف یا بلا وجد اپنے اختیار سے کھڑا ہو
تو ضرور ہے کہ سب حاضرین ان کی موافقت
کریں اور کھڑے ہو جائیں کہ یہ آداب صحبت
سے ہے اور ہر قوم کی ایک رسم ہوتی ہے
اور لوگوں سے ان کی عادتوں کے موافق
برتاؤ کرنا لازم ہے جیسا کہ حدیث میں وارد
ہوا خصوصاً جب ان عادتوں میں اچھا
برتاؤ اور دلوں کی خوشنودی ہو اور کہنے والے
کا یہ کہنا کہ بدعت ہے صحابہ سے ثابت نہیں تو یہ
کب ہے کہ جس چیز کے جواز کا حکم دیا جائے
وہ صحابہ سے منقول ہو بری وہ بدعت ہے جو کسی
سنت مامور بہا کا کاٹ کرے اور ان باتوں سے نہی کہیں نہ آئی اور ایسے ہی سب مساعدتیں جب
ان سے دل خوش کرنا مقصود ہو اور ایک جماعت نے اس پر اتفاق کر لیا ہو تو بہتر یہی ہے کہ ان

Marfat.com

کی موافقت کی جائے مگر ان باتوں میں جن سے ایسی صریح نہی وارد ہوئی کہ لائق تاویل بھی نہیں یہاں تک امام حجۃ الاسلام غزالی کا ارشاد کہ باختصار منقول ہوا انتہی ۔

علماء مدینہ کے نزدیک بھی قیام وذکر ولادت مستحب ہے

آخر روضۃ النعیم میں جو فتاوی علمائے کرام مطبوع ہوئے ان میں فتوائے حضرات علمائے مدینہ منورہ میں بعد اثبات حسن وخوبی محفل میلاد شریف مذکور

والحاصل ان ما یصنع من الولائم فی المولد الشریف وقراءتہ بحضرۃ المسلمین وانفاق المبرات والقیام عند ذکر ولادۃ الرسول الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورش ماء الورد والقاء البخور تزیین المکان وقراءۃ شئ من القرآن و الصلوۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واظہار الفرح والسرور فلا شبہۃ فی انہ بدعۃ حسنۃ مستحبۃ وفضیلۃ شریفۃ مستحسنۃ اذ لیس کل بدعۃ حراما بل قد تکون واجبۃ کنصب الادلۃ للرد علی الفرق الضالۃ وتعلم النحو وسائر العلوم المعینۃ علی فہم الکتاب والسنۃ کما ینبغی ومندوبۃ کبناء الربط والمدارس ومباحۃ کالتوسع فی الماکل والمشارب اللذیذۃ والثیاب کما فی شرح المناوی علی جامع الصغیر

یعنی خلاصہ مقصود یہ ہے کہ میلاد شریف میں ولیمے کرنا اور حال ولادت اقدس رسول امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنا اور گلاب چھڑکنا اور خوشبوئیں سلگانا اور مکان آراستہ کرنا اور کچھ قرآن اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا اور فرحت وسرور کا ظاہر کرنا بے شک بدعت حسنہ مستحبہ اور فضیلت شریفہ مستحسنہ ہے کہ ہر بدعت حرام نہیں ہوتی بلکہ کبھی واجب ہوتی ہے جیسے گمراہ فرقوں پر رد کے لئے دلائل قائم کرنا اور نحو وغیرہ وہ علوم سیکھنا جن کی مدد سے قرآن وحدیث بخوبی سمجھ میں آسکیں اور کبھی مستحب ہوتی ہے جیسے سرائیں اور مدرسے بنانا اور کبھی مباح جیسے لذیذ کھانے

Marfat.com

عن تہذیب النووی فلاینکرھا الا مبتدع
لا استماع لقولہ بل علی حاکم الاسلام
ان یعزرہ واللہ تعالیٰ اعلم
" " "
" " "
" " "

پہننے اور کپڑوں میں وسعت کرنا جیسا کہ
علامہ مناوی نے شرح جامع صغیر میں
تہذیب امام علامہ نووی سے نقل کیا تو ان امور
کا انکار وہی کرے گا جو بدعتی ہوگا اسکی بات
سننا نہ چاہیئے بلکہ حاکم اسلام پر واجب ہے
کہ اسے سزا دے واللہ تعالےٰ اعلم انتہی

علماء مکہ کے نزدیک میلاد و قیام مستحب ہے

اس فتوے پر مولانا عبدالجبار و ابراہیم بن خیار وغیرہما تینتیس علماء کی مہریں ہیں اور فتوائے علمائے مکہ معظمہ میں میلاد و قیام کا استحباب علمائے سلف سے نقل کرکے فرماتے ہیں

فالمنکر لہذا مبتدع بدعۃ سیئۃ
مذمومۃ لانکارہ علی شیئ حسن
عند اللہ والمسلمین کما جاء فی حدیث
ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما راٰہ
المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن
والمراد من المسلمین ھٰھنا الذین کملوا
الاسلام کالعلماء العاملین وعلماء العرب
والمصر والشام والروم والاندلس کلھم
راوہ حسنا من زمان السلف الی الآن
فصار الاجماع والامر الذی ثبت باجماع
الامۃ فھو حق لیس بضلال قال رسول

پس مجلس و قیام کا منکر بدعتی ہے اور
اس منکر کی بدعت سیئہ مذمومہ کہ اس
نے ایسی چیز پر انکار کیا جو خدا و اہل اسلام
کے نزدیک نیک تھی جیسا کہ حدیث ابن
مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں آیا ہے کہ
جس چیز کو مسلمان نیک اعتقاد کریں وہ
خدا کے نزدیک نیک ہے اور یہاں مسلمانوں
سے کامل مسلمان مراد ہیں جیسے علمائے
باعمل اور مجلس و قیام کو علمائے عرب و مصر
و شام و روم و اندلس نے سلف سے آج
تک مستحسن جانا تو اجماع ہوگیا اور جو امر اجماع

Marfat.com

اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم لا تجتمع	امت سے ثابت ہو وہ حق ہے گمراہی
امتی علی الضلالۃ فعلی حاکم الشریعۃ	نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
تعزیر المنکر واللہ تعالیٰ اعلم	فرماتے ہیں میری امت گمراہی پر اتفاق نہیں
" " "	کرتی پس حاکم شرع پر لازم ہے کہ منکر کو
" "	سزا دے واللہ تعالےٰ اعلم انتہی

اس فتوے پر حضرت سید العلماء احمد دحلان مفتی شافعیہ و جناب مستطاب شیخنا وبرکتنا سراج الفضلاء مولانا عبدالرحمن سراج مفتی حنفیہ و مولانا حسن مفتی حنبلیہ و مولانا محمد شرقی مفتی مالکیہ وغیرہم پینتالیس علما کی مہریں ہیں۔

ذکر میلاد و قیام علماء جدّہ کے نزدیک بھی مستحب ہے

فتوائے علمائے جدّہ میں مجیب اوّل مولانا ناصر بن علی بن احمد مجلس میلاد اور اس میں قیام و تعین یوم و تزئین مکان و استعمال خوشبو و قرائت قرآن و اظہار سرور و اطعام طعام کی نسبت فرماتے ہیں۔

ہٰذہ الصورۃ المجموعۃ من الاشیاء المذکورۃ بدعۃ حسنۃ مستحبۃ شرعاً لاینکرھا الا من فی قلبہ شعبۃ من شعب النفاق والبغض لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکیف یسوغ لہ ذلک مع قولہ تعالیٰ ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب

ترجمہ:۔ جس مجلس میں یہ سب باتیں کی جائیں وہ شرعاً بدعت حسنہ مستحبہ ہے جس کا انکار کرے گا مگر وہ جس کے دل میں نفاق کی شاخوں سے ایک شاخ اور نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عداوت ہے اور یہ انکار اسے کیونکر روا ہوگا۔ حالانکہ حق تعالےٰ فرماتا ہے جو خدا کے شعاروں کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہیں۔

مولانا عباس بن جعفر بن صدیق فرماتے ہیں۔

Marfat.com

ما اجاب به الشيخ العلامة فهو
الصواب لا يخالفه الا اهل النفاق وما
في السؤال كله حسن كيف لا وقد قصد
بذالك تعظيم المصطفى صلى الله تعالى
عليه وسلم لا حرمنا الله تعالى من زيارة
في الدنيا ولا من شفاعته في الاخرى و
من انكر من ذلك فهو محروم منهما
" " " "
" " " "
" " " "

شیخ علامہ ناصر بن احمد بن علی نے جو
جواب دیا وہی حق ہے اس کا خلاف نہ
کریں گے مگر منافقین اور جو کچھ سوال میں
مذکور ہے سب حسن ہے اور کیوں نہ حسن
ہو کہ اس سے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ
وسلم کی تعظیم مقصود ہوتی ہے اللہ تعالےٰ
ہمیں محروم نہ کرے ان کی زیارت سے
دنیا میں اور نہ ان کی شفاعت سے آخرت
میں اور جو اس سے انکار کریگا وہ ان دونوں
سے محروم ہے۔

ولادت و معجزات کا ذکر کرنا اور سننا سنت ہے

مولانا احمد فتاح لکھتے ہیں۔

اعلم ان ذكر ولادة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
وما وقع من معجزاته والحضور لسماعه
سنة بلاشك وريب لكن مع هذه
الصورة المجموعة من الاشياء المذكورة
كما هو المعمول في الحرمين الشريفين وجميع
ديار العرب بدعة حسنة مستحبة يثاب
فاعلها ويعاتب منكرها ومانعها

جان تو کہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی
ولادت و معجزات کا ذکر اور اس کے سننے
کو حاضر ہونا بے شک سنت ہے مگر یہ
ہیئت مجموعی جس میں قیام وغیرہ اشیائے مذکورہ
ہوتی ہیں جیسا کہ حرمین شریفین اور تمام
دیار عرب کا معمول ہے یہ بدعت حسنہ مستحبہ
ہے جس کے کرنے والے کو ثواب اور منکر
ومانع پر عذاب۔

مولانا محمد بن سلیمان لکھتے ہیں۔

Marfat.com

نعم اصل ذکر المولد الشریف وسماعہ سنۃ ولھذہ الکیفیۃ المجموعۃ بدعۃ حسنۃ مستحبۃ وفضیلۃ عظیمۃ مقبولۃ عند اللہ تعالی کما جاء فی اثر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ما راٰہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن والمسلمون من زمان السلف الی الان من اھل العلم والعرفان کلھم راٰوہ حسنا بلا نقصان فلا ینکر ولا یمنع من ذلک الا مانع الخیر والاحسان وذلک عمل الشیطان

ہاں اصل ذکر مولد شریف اور اس کا سننا سنت ہے اور اس کیفیت مجموعی کے ساتھ جس میں قیام وغیرہ ہوتا ہے بدعت حسنہ مستحبہ اور بڑی فضیلت پسندیدہ خدا ہے کہ حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ میں وارد ہے جسے مسلمان نیک سمجھیں وہ خدا کے نزدیک نیک ہے اور مسلمان سلف سے آج تک علماء و اولیا سب اسے مستحسن بلا نقصان سمجھتے آئے تو اس سے منع و انکار نہ کرے گا مگر وہ کہ خیر اور بھلائی سے روکنے والا ہوگا اور یہ کام شیطان کا ہے۔

" " " "

" " " "

مولانا احمد حنبلی لکھتے ہیں۔

الحمد للہ وکفی والصلوۃ علی المصطفی نعم ذکر ولادۃ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ومعجزاتہ وحلیتہ والحضور لسماعہ وتزیین المکان ورش ماء الورد والبخور بالعود وتعیین الیوم والقیام عند ذکر ولادتہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم واطعام الطعام وتقسیم التمر وقراءۃ شیء من القرآن کلھا مستحبۃ بلا شک وریب

خدا کو حمد ہے اور وہ کافی ہے اور مصطفٰے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر درود۔ ہاں ولادت ومعجزات وحلیہ شریف نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا ذکر کرنا اور اس کے سننے کو حاضر ہونا اور مکان سجانا اور گلاب چھڑکانا اور اگر سلگانا اور دن مقرر کرنا اور ذکر ولادت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنا

والله تعالےٰ اعلم بالغیب

اور کھانا کھلانا اور خرمے بانٹنا اور قرآن مجید کی چند آیتیں پڑھنا سب بلاشک و شبہ مستحب ہے۔

ذکر میلاد و قیام کے استحباب پر علماء عرب و مصر، شام و روم و اندلس متفق ہیں

مولانا محمد صالح لکھتے ہیں۔

امة النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من العرب والمصر والشام والروم والاندلس وجميع بلاد الاسلام مجتمع ومتفق على استحبابه واستحسانه۔

” ”

نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی امت عرب و مصر و شام و روم و اندلس و تمام بلاد اسلام سے اس کے استحباب و استحسان پر اجماع و اتفاق کئے ہوئے ہے اور اسی طرح احمد بن عثمان و احمد بن عجلان و محمد صدقہ و عبدالرحیم بن محمد زبیدی نے لکھا اور تصدیق کیا

فتوائے علمائے حدیدہ میں مولانا یحییٰ بن مکرم فرماتے ہیں۔ الف فی ذالک العلماء و حثوا على فعله فقالوا الا ينكرها الا مبتدع فعلى حاكم الشريعة ان يعزره۔ ترجمہ علمانے اس بارے میں کتابیں تالیف فرمائیں اور اس کے فعل پر رغبت دی اور فرمایا اس کا انکار نہ کرے گا مگر بدعتی تو حاکم شرع پر اس کی تعزیر لازم مولانا علی شامی فرماتے ہیں۔ لا ينكر هذا الا من طبع الله على قلبه وقد نص علماء السنة على ان هذا من المستحسن المثاب عليه وردوا الرد الحسن على منكره الخ۔ ترجمہ۔ اس کا انکار نہ کرے گا مگر وہ جس کے دل پر خدا نے مہر کر دی اور بے شک علمائے اہل سنت نے تصریح فرمائی کہ یہ مستحسن و کار ثواب ہے اور منکر کا خوب رد فرمایا ہے۔ مولانا علی بن عبداللہ لکھتے ہیں۔ لا ينكر فيه الا مبتدع يليق به التعزير ترجمہ۔ اس میں شک نہیں کرے گا سوائے بدعتی کے جو قابل سزا ہوگا۔

مولانا علی طحان لکھتے ہیں۔ قراءة المولد الشريف والقيام فيه مستحب ومن انكر ذالك

Marfat.com

فھو محود لا یعرف مراتب الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ترجمہ۔ مولد شریف پڑھنا اور اس میں قیام کرنا مستحب ہے اور منکر ہٹ دھرم ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر معلوم نہیں، مولانا محمد بن داؤد بن عبد الرحمٰن لکھتے ہیں۔ مستحب یثاب فاعلہ ولا ینکرہ الامبتدع ترجمہ۔ مستحب ہے کرنے والا ثواب پائے گا اور منکر بدعتی) مولانا محمد بن عبد اللہ لکھتے ہیں۔ قراءۃ المولد الشریف والقیام عند ذکر ولادتہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وکل شئی فی السوال حسن بتعظیم المصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومن یستحق التعظیم غیرہ ترجمہ۔ مولد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنا اور جتنی باتیں سوال میں مذکور ہیں سب بہ سبب تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حسن ہیں اور حضور کے سوا تعظیم کا مستحق کون ہے مولانا احمد بن محمد بن حلیل لکھتے ہیں ھو الصواب اللائق بتعظیم المصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فعلی حاکم الشریعۃ المطہرۃ زجر من انکر وتعزیرہ ترجمہ۔ یہی حق ہے اور تعظیم مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مناسب پس حاکم شریعت مطہرہ پر لازم کہ منکر کو جھڑکے اور سزا دے مولانا عبد الرحمٰن بن علی حضرمی لکھتے۔ استحسنوا القیام تعظیما لہ اذا جاء ذکر مولدہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وما صار تعظیما لہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فوجب علینا اداؤہ والقیام بہ ولا ینکر ما ذکرنا الا مبتدع مخالف عن طریق اھل السنۃ والجماعۃ لا استماع ولا اصغاء لکلامہ وعلی حاکم الاسلام تعزیرہ۔ ترجمہ۔ علماء نے وقت ذکر ولادت نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم ٹھہری تو اس کا ادا کرنا اور بجالانا ہم پر واجب ہوگیا اور اس کا انکار نہ کریگا مگر بدعتی مخالف طریقہ، اہل سنت وجماعت جس کی بات نہ سننے کے قابل نہ توجہ کے لائق اور حاکم اسلام پر اس کی تعزیر واجب ہے۔

ذکر میلاد وقیام کے استحباب پر سو سے زائد علما کی تصریح

بالجملہ بسر دست اس قدر کتب وفتاوے وافعال واقوال علماء وائمہ سے اس قیام مبارک

Marfat.com

کے استحسان واستحباب کی سند صریح حاضر ہے جس میں سو سے زائد علماء ائمہ کی تحقیق و تصدیق روشن وظاہر اور رسالہ غایۃ المرام میں علمائے ہند کے بھی فتوے چھپے ہیں جن پر پچاس سے زیادہ مہر ودستخط ہیں اب منصف انصاف کرے آیا اس قدر علمائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ جدہ وحدیدہ و روم وشام ومصر ودمیاط ویمن وزبید وبصرہ وعزموت وحلب وحبش و برزنج وبرع وکرد وداغستان واندلس وہند کا اتفاق قابل قبول ارباب عقول نہ ہوگا یا معاذاللہ یہ عمائد شریعت صدہا سال سے آج تک سب کے سب متبدع و بدمذہب اور ایک بدعت ضلالت کے مستحب ومستحسن ماننے والے ٹھہریں گے تعصب نہ کیجیے تو ہم ایک تدبیر بتائیں ذرا اپنے دل کو خیالات این وآں سے رہائی دیجیے اور آنکھیں بند کرکے گردن جھکا کر یوں دل میں مراقبہ کیجیے کہ گویا یہ سینکڑوں اکابر سب کے سب ایک وقت میں زندہ موجود ہیں اور اپنے مراتب عالیہ کے ساتھ ایک مکان عالیشان میں جمع ہوئے اور ان کے حضور مسئلہ قیام پیش ہوا ہے اوران سب عمائد نے یک زبان ہوکر بآواز بلند فرمایا ہے بیشک مستحب ہے وہ کون ہے جو اسے منع کرتا ہے ذرا ہمارے سامنے آئے اس وقت ان کی شوکت وجبروت کو خیال کیجیے اور مشتے چند مانعین ہندوستان میں ایک ایک کا منہ چراغ لے کر دیکھیے کہ ان میں سے کوئی بھی اس عالی شان مجمع میں جاکر ان کے حضور اپنی زبان کھول سکتا ہے اور یوں تو ؎

چو شیراں بر فتند از مرغزار　　زند روبہ لنگ لاف شکار!

سواد اعظم کی اتباع لازمی ہے

جسے چاہیئے کہہ دیجئے کہ وہ کیا تھے ہم ان کی کب مانتے ہیں ان کا قول کیا حجت ہو سکتا ہے یہ بھی نہ سہی بالفرض اگر ان سب اکابر سے بیان مسئلہ میں غلط وخطا ہو جائے تو نقل ودروایت میں تو معاذاللہ کذب وافترا نہ کریں گے اب اوپر کی عبارتیں

Marfat.com

دیکھئے کہ کتنے علمائے اہل سنت وجماعت و علمائے بلاد دارالاسلام کا اس فعل کے استحباب واستحسان پر اجماع نقل کیا ہے کیا اجماع اہل سنت بھی پایۂ قبول سے ساقط اور ہنوز دلیل وسند کی حاجت باقی ہے اچھا یہ بھی جانے دو اور ان چند ہندیوں کا خلاف کہ وہ بھی جب یہاں کسی طرح کا دینی بندوبست وانتظام نہ رہا اور ہر ایک کو جو منہ میں آئے بک دینے کا اختیار ملا وقت وموقع پاکر بہک اٹھے ہیں قادح اجماع جانو تاہم ہماری طرف سواد اعظم میں تو شک نہیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار۔ ترجمہ۔ بڑے گروہ کی پیروی کرو کہ جو اکیلا رہا اکیلا دوزخ میں گیا اور فرماتے ہیں انما یاکل الذئب القاصیۃ ترجمہ۔ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو گلہ سے دور ہوتی ہے)

انصاف کیجئے تو حضرت امام اجل محقق اعظم سیدنا تقی الملۃ والدین سبکی اور اس وقت کے اکابر علما واعیان قضاۃ ومشائخ واسلام کا قیام ہی مسلمانوں کے لئے حجت کافیہ تھا جس کے بعد اور سند کی احتیاج نہ تھی جیسا کہ علامہ جلیل علی بن برہان حلبی وعلامہ انباری وغیرہما علمانے تصریح فرمائی کہ ان ائمہ کے بعد یہ قیام تمام بلاد دارالاسلام کے خواص وعوام میں صدہا سال سے شائع وذائع رہے اور ہزارہا علما واولیا اس پر اتفاق واجماع فرمائیں جب بھی آپ صاحبوں کے نزدیک لائق تسلیم نہ ہو صد حیف ہزار افسوس کہ قرنہا قرن سے علمائے امت محمدیہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم وسلم سب معاذ اللہ بدعتی وغلط گو وغلط کار ٹھہریں اور سچے پکے سنی بنیں تو یہ چند ہندی جنہیں اس ملک میں احکام اسلام جاری نہ ہونے نے ڈھیلی باگ کردی انا للہ وانا الیہ راجعون یہ ہے مجمل تحقیق استحباب قیام پر صرف ایک دلیل کی اس کے سوا دلائل متکاثرہ وحجج باہرہ وبراہین قاہرہ قرآن وحدیث واصول وقواعد شرع سے اس پر قائم ہیں جن کی تفصیل وتوضیح اور شبہات مانعین کی تذلیل وتفضیح بر طرز بدیع ونہج بخیح حضرت حجۃ الخلف بقیۃ السلف تاج

Marfat.com

العلماء رأس الکملا سیدی و مولائے خدمت والد ماجد حضرت مولانا مولوی محمد نقی علیخاں صاحب قادری برکاتی احمدی قدس اللہ تعالےٰ سرہ الزکی نے رسالہ مستطابہ اذاقۃ الاثام لمانعی عمل المولد والقیام میں بمالا مزید علیہ بیان فرمائی جسے تحقیق بے عدیل و تدقیق بے عدیل و تدقیق بے مثیل دیکھنے کی تمنا ہو لسے مژدہ دیجئے کہ اس پاک مبارک رسالہ کے مائدہ فائدہ سے زلہ ربا ہو رہا یہ کہ یہ قیام ذکر ولادت شریفہ کے وقت کیوں ہے اس کی وجہ نہایت روشن اولاً صدہا سال سے علمائے کرام و بلاد دارالاسلام میں یونہی معمول ثانیا ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ ذکر پاک صاحب لولاک صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم مثل ذات اقدس کے ہے اور صور تعظیم سے ایک صورت قیام بھی ہے اور یہ صورت قدوم معظم بجا لائی جاتی ہے اور ذکر ولادت حضور سید المعظمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے عالم دنیا میں تشریف آوری کا ذکر ہے تو یہ تعظیم اسی ذکر کے ساتھ مناسب ہوئی واللہ تعالیٰ اعلم

میاں نذیر حسین دہلوی اور ملا مجتہد دہلوی کا تعاقب

ہمارے فرقہ اہل سنت وجماعت پر رحمت الٰہیہ کی تمامی سے ہے کہ اس مسئلے میں بہت منکرین کو اپنے گھر بھی جائے دست و پا زون باقی نہیں وہ بزور زبان قیام کو بدعت وناجائز کہتے جاتے ہیں مگران کے امام و مولا و مرشد و آقا مجتہد الطائفہ میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کہ آج وہابیہ ہندوستان کے سروسرداران کے یہاں لقب شیخ الکل فی الکل کے سزاوار ہیں جن کی نسبت وہابیت ہند کی ناک طائفہ بھر کے بڑے متکلم بے باک کشور توہب کے افسر فوجی میاں بشیر الدین صاحب قنوجی نے اپنے رسالہ ممانعت مجلس و قیام مسمے بہ غایۃ الکلام میں لکھا "زبدۃ المحققین و عمدۃ المحدثین مولانا سید نذیر حسین شاہجہان آبادی از اولیائے عصر و اکابر علمائے ایں زمان است الی آخر الہذیان"۔ یہ حضرت من حیث لا یشعر جواز و استحباب قیام

Marfat.com

تسلیم فرما چکے امام اجل عالم الامہ کاشف الغمہ سیدنا تقی الملۃ والدین سبکی اور ان کے
حضار مجلس کا نعت و ذکر حضور اصطفا علیہ افضل التحیۃ والثنا سن کر قیام فرمانا تو ہم اوپر
ثابت کر آئے اور اس سے ملا مجتہد دہلوی بھی انکار نہیں کر سکتے کہ خود اسی مسئلہ میں ان کے
امام مستند علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی سبل الہدیٰ والرشاد میں یہ حکایت
نقل فرمائی اب سنئے کہ مجتہد بہادر اپنے ایک دستخطی مہری مصدقہ فتوے میں کہ فقیر کے
پاس اصلی موجود ہے کیا کچھ تسلیم فرماتے ہیں ان امام ہمام کی نسبت لکھا ہے "تقی الدین سبکی
کے اجتہاد پر علماء کا اجماع ہے امام علامہ مجتہد ابن حجر مکی ان کی تعریف میں فرماتے ہیں
الامام المجمع علی جلالتہ واجتہادہ" یہاں سے صاف ثابت ہوا کہ امام تقی الدین کا مجتہد
ہونا ان تیرہ صدی کے مجتہد کو مقبول ہے اور اسی فتوے میں ہے" جب ایک امام صحیح
الاجتہاد نے ایک کام کیا تو ضرور ہے کہ اس کا اجتہاد اس کی طرف مؤدی ہوا اور اجتہاد
مجتہد بے شک حجت شرعیہ ہے۔

اب کیا کلام رہا کہ اس قیام کے جواز پر حجت شرعیہ قائم اور سنئے اسی فتوے میں
ہے" جیسے ائمہ اربعہ کا قول ضلالت نہیں ہو سکتا ایسے ہی کسی مجتہد کا مذہب بدعت
نہیں ٹھہر سکتا جو کہے وہ خبیث خود بدعتی احبار و رہبان پرست ہے کہ مجتہد چاہے اگلا
ہو یا پچھلا وہ تو مظہر حکم خدا ہے نہ مثبت" اب تو ماننا پڑے گا کہ جو شخص قیام کو بدعت
ضلالت کہے وہ خبیث خود بدعتی احبار و رہبان پرست ہے اور سنئے تمام طائفہ جو ایسی
جگہ اس خبط پر ناز کرتا تھا۔ کہ یہ قیام حادث ہے اور حدیث میں محدثات کی مذمت وارد
مجتہد صاحب نے یہ دروازہ بھی بند کر دیا کہ اسی فتوے میں ہے خدا نے مجتہدوں کو اس
لئے بنایا ہے کہ جو واقعہ تازہ پیدا ہو اس کا ان اماموں پر طعن بعینہ قرآن و حدیث
پر طعن ہے اور ایسی جگہ حدیث من احدث الخ پڑھنا اوّل تو جھوٹ دوسرے کتنا
بے محل الخ اس مقام کا زیادہ احقاق و اکمال اور دلائل مانعین کا ازہاق و ابطال فقیر

Marfat.com

غفر اللہ تعالیٰ لہ کے رسالہ "الصارم الالٰہی علیٰ عمائد المشرب الواہی" پر محول کہ رد فتوائے مولوی نذیر حسین دہلوی میں زیر قصد تالیف ہے وہاں انشاء اللہ العزیز فیض الٰہی نے طور سے بندۂ اذل ارذل کے لئے کارفرمائے عنایت و اعانت ہوگا کہ جو کچھ لکھا جائے گا محض اقرار و اعتراف عمائد فرقہ سے مثبت ہوگا۔ واللہ الموفق والمعین ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مقام دوم

اس مقام کی شرح و تفصیل مفضی نہایت اطناب و تطویل کہ اگر اس کا ایک حصہ بیان میں آئے تو کتاب مستقل ہو جائے معہذا ہمارے علمائے عرب و عجم بحمد اللہ تعالیٰ اس سے فارغ ہو چکے کوئی دقیقہ احقاق حق و ابطال باطل کا اٹھا نہ رکھا علی الخصوص حضرت حامی السنن ماحی الفتن حجۃ اللہ فی الارضین معجزۃ سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حضرت سیدی و مولائی خدمت والدم روح اللہ روحہ و نور ضریحہ نے کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں وہ تحقیقات بدیعہ و تدقیقات منیعہ ارشاد فرمائی جن کے بعد انشاء اللہ تعالےٰ حق کے لئے رہنمیں مگر غایت انجلا و بیان اور باطل کو نصیب نہیں مگر موت بے امان والحمد للہ رب العلمین لہٰذا فقیر یہاں چند اجمالی نکتوں پر برسبیل اشارہ و ایما اکتفا کرتا ہے اگر اسی قدر سے چشم انصاف میں پسند آیا فبہا ورنہ انشاء اللہ تعالیٰ فقیر تفصیل و تکمیل کے لئے حاضر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

نہی کی دلیل شرعی نہ ہو تو وہ مباح ہے

نکتہ ۱ ۔ اصل اشیاء میں اباحت ہے یعنی جس چیز کی ممانعت شرع مطہر سے ثابت اور اس کی برائی پر دلیل شرعی ناطق وہی تو ممنوع و مذموم ہے باقی سب چیزیں جائز و مباح رہیں گی خاص ان کا ذکر جواز قرآن و حدیث میں منصوص ہو یا

Marfat.com

ان کا کچھ ذکر نہ آیا ہو تو جو شخص جس فعل کو ناجائز یا حرام یا مکروہ کہے اس پر واجب کہ اپنے دعویٰ پر دلیل قائم کرے اور جائز و مباح کہنے والوں کو ہرگز دلیل کی حاجت نہیں کہ ممانعت پر کوئی دلیل شرعی نہ ہونا یہی جواز کی دلیل کافی ہے جامع ترمذی وسنن ابن ماجہ ومستدرک حاکم میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وماسکت عنہ فھو مما عفا عنہ ترجمہ۔ حلال وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ خدا نے اپنی کتاب میں حرام فرمادیا اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ اللہ کی طرف سے معاف ہے یعنی اس کے فعل پر کچھ مواخذہ نہیں مرقاۃ میں فرماتے ہیں فیہ ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ ترجمہ۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اصل سب چیزوں میں مباح ہونا ہے۔ شیخ محقق شرح میں فرماتے ہیں "وایں دلیل ست برآنکہ اصل در اشیاء اباحت ست"

نصر کتاب الحجۃ میں فرماتے ہیں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ سے راوی ہے۔

قال ان اللہ عزوجل خلقکم وھو	بے شک اللہ عزوجل نے تمہیں پیدا
اعلم بضعفکم فبعث الیکم رسولا	کیا اور وہ تمہاری ناتوانی جانتا ہے
من انفسکم وانزل علیکم کتابا وحدکم	تو تم میں تمہیں میں سے ایک رسول بھیجا
فیہ حدودا امرکم ان لاتعتدوھا	اور تم پر ایک کتاب اتاری اور اس
وفرض فرائض امرکم ان تتبعوھا	میں تمہارے لیئے کچھ حدیں باندھیں اور
وحرم حرمات نھاکم ان تنتھکوھا	تمہیں حکم دیا کہ ان سے نہ بڑھو اور کچھ
وترک اشیاء لم یدعھا نسیانا فلا	فرض کیئے اور تمہیں حکم کیا کہ ان کی پیروی
تتکلفوھا وانما ترکھا رحمۃ لکم	کرو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں اور تمہیں

Marfat.com

ان کی بے حرمتی سے منع فرمایا اور کچھ چیزیں ″ ″ ″ ″
اس نے چھوڑ دیں کہ بھول کر نہ چھوڑیں ″ ″ ″ ″
ان میں تکلّف نہ کرو اور اس نے تو تم پر رحمت ″ ″ ″ ″
ہی کے لئے انہیں چھوڑ دیا۔ ″ ″ ″ ۔

از خود کسی چیز کو حرام یا مکروہ کہنا اللہ تعالےٰ پر افترا باندھنا ہے

امام عارف باللہ سیّدی عبد الغنی نابلسی فرماتے ہیں لیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالےٰ باثبات الحرمۃ او الکراھۃ الذین لابد لھما من دلیل بل فی الاباحۃ التی ھی الاصل۔ ترجمہ۔ یہ کچھ احتیاط نہیں ہے کہ کسی چیز کو حرام یا مکروہ کہہ کر خدا پر افترا کرو کہ حرمت و کراہت کے لئے تو دلیل درکار ہے بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ اباحت مانی جائے کہ اصل وہی ہے۔ مولانا علی قاری رسالہ اقتدا بالمخالف میں فرماتے ہیں من المعلوم ان الاصل فی کل مسئلۃ ھو الصحۃ واما القول بالفساد او الکراھۃ فیحتاج الی حجۃ من الکتاب او السنۃ او اجماع الامۃ ترجمہ۔ یقینی بات ہے کہ اصل ہر مسئلہ میں صحت ہے اور فساد یا کراہت ماننا یہ محتاج اس کا ہے کہ قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے اس پر دلیل قائم کی جائے اور اس کے سوا بہت آیات و احادیث سے یہ مطلب ثابت اور اکابر ائمہ سلف و خلف کے کلام میں اس کی تصریح موجود یہاں تک کہ میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کے فتوائے مصدقہ مہری دستخطی میں ہے ؛ او مدہوش بے عقل خدا و رسول نے ناجائز کہاں کہا ہے الخ اہ ملخصاً۔

پس مجلس میلاد و قیام وغیرہا بہت امور متنازع فیہا کے جواز پر ہمیں کوئی دلیل قائم کرنے کی حاجت نہیں شرع سے ممانعت نہ ثابت ہونا ہی ہمارے لئے دلیل ہے تو ہم سے سند مانگنا سخت نادانی اور بحکم مجتہد بہادر عقل و ہوش سے جدائی ہے

Marfat.com

ہاں تم جو ناجائز و ممنوع کہتے ہو تم ثبوت دو کہ خدا و رسول نے ان چیزوں کو کہاں ناجائز فرمایا اگر ثبوت نہ دو اور انشاءاللہ تعالےٰ ہرگز نہ دے سکو گے تو اقرار کرو کہ تم نے شرع مطہر پر افترا کیا ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون سبحٰن اللہ الٹا سند کا مطالبہ ہمسے ۔

ہر خصوصیت کا ثبوت شرعی ضروری نہیں

نکتہ ۔ عموم و اطلاق سے استدلال زمانہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے آج تک علماء میں شائع و ذائع یعنی جب ایک بات کو شرع نے محمود فرمایا تو جہاں اور جس وقت اور جس طرح وہ بات واقع ہوگی ہمیشہ محمود رہے گی تا وقتیکہ کسی صورت خاصہ کی ممانعت خاص شرع سے نہ آجائے مثلاً مطلق ذکر الٰہی کی خوبی قرآن و حدیث سے ثابت تو جب کبھی کہیں کسی طور پر خدا کی یاد کی جائے گی بہتر ہی ہوگی ہر ہر خصوصیت کا ثبوت شرع سے ضرور نہیں مگر پاخانہ میں بیٹھ کر زبان سے یاد الٰہی کرنا ممنوع کہ اس خاص صورت کی برائی شرع سے ثابت غرض جس مطلق کی خوبی معلوم اس کی خاص خاص صُورتوں کی جدا جدا خوبی ثابت کرنا ضرور نہیں کہ آخر وہ صورتیں اسی مطلق کی تو ہیں جس کی بھلائی ثابت ہو چکی بلکہ کسی خصوصیت کی بُرائی ماننا یہ محتاج دلیل ہے مسلم الثبوت میں ہے شاع وذاع احتجاجھم سلفا وخلفا بالعمومات من غیر نکیر اسی میں ہے العمل بالمطلق یقتضی الاطلاق تحریر الاصول علامہ ابن الہمام اور اس کی شرح میں ہے یعمل بہ ای یجری فی کل ماصدق علیہ المطلق یہاں تک کہ خود فتوائے مصدقہ نذیریہ میں ہے" جب عام و مطلق چھوڑا تو یقیناً اپنے عموم و اطلاق سے استدلال برابر زمانہ صحابہ کرام سے آج تک بلا نکیر رائج ہے۔

Marfat.com

ذکر رسول عین ذکر الٰہی ہے

اب سنیئے ذکر الٰہی کی خوبی شرعاً مطلقاً ثابت قال اللہ تعالیٰ اُذکُروا اللہَ ذِکراً کثیراً (خدا کو یاد کرو بہت یاد کرو) اور نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بلکہ تمام انبیاء اللہ و اولیاء اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی یاد عین خدا کی یاد ہے کہ ان کی یاد ہے تو اسی لئے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں یہ اللہ کے ولی ہیں معہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد مجالس و محافل میں یونہی ہوتی ہے کہ حضرت حق تبارک وتعالےٰ نے انہیں یہ مراتب بخشے یہ کمال عطا فرمائے اب چاہے اسے نعت سمجھ لو یعنی ہمارے آقا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ایسے ہیں جنہیں حق سبحانہ وتعالیٰ نے ایسے ایسے درجے دیئے اس وقت یہ کلام کریمہ ورفع بعضھم درجٰت کی قبیل سے ہوگا چاہے حمد سمجھ لو یعنی ہمارا مالک ایسا ہے جس نے اپنے محبوب کو یہ رتبے بخشے اس وقت یہ کلام کریمہ سُبحٰن الذی اسری بعبدہ وکریمہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی کے طور پر ہو جائے گا حق سبحنہ وتعالےٰ اپنے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے فرماتا ہے وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ ۝ (اور بلند کیا ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر) امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالےٰ شفا شریف میں اس آیۃ کریمہ کی تفسیر سیّدی ابن عطا قدس سرہ العزیز سے یوں نقل فرماتے ہیں جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک ذکرنی یعنی حق تعالےٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا جو تمہارا ذکر کرے اس نے میرا ذکر کیا۔

بالجملہ کوئی مسلمان اس میں شک نہیں کر سکتا کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی یاد بعینہٖ خدا کی یاد ہے پس بحکم اطلاق جس جس طریقہ سے ان کی یاد کی جائیگی حسن ومحمود ہی رہے گی اور مجلس میلاد وصلاۃ بعد اذان وغیرہا کسی خاص طریقہ کے

Marfat.com

لئے ثبوت مطلق کے سوا کسی نئے ثبوت کی ہرگز حاجت نہ ہوگی ہاں جو کوئی ان طرق کو ممنوع کہے وہ ان کی خاص ممانعت ثابت کرے اسی طرح نعمت الٰہیہ کے بیان و اظہار کا ہمیں مطلقاً حکم دیا گیا قال تعالیٰ واما بنعمۃ ربک فحدث (اپنے رب کی نعمت خوب بیان کرو) اور ولادت اقدس حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام نعمتوں کی اصل ہے تو اس کے خوب بیان و اظہار کا نص قطعی قرآن سے ہمیں حکم ہوا اور بیان و اظہار مجمع میں بخوبی ہوگا تو ضرور چاہیئے کہ جس قدر ہو سکے لوگ جمع کئے جائیں اور انہیں ذکر ولادت باسعادت سنایا جائے اسی کا نام مجلسِ میلاد ہے۔

نبی کی تعظیم بہر طریق محمود ہے

علیٰ ہذا القیاس نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر مسلمان کا ایمان ہے اور اس کی خوبی قرآن عظیم مطلقاً ثابت قال تعالیٰ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ ۔ ترجمہ۔ اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا تاکہ اے لوگو تم خدا اور رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو) وقال تعالیٰ وَ من یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب ترجمہ۔ جو خدا کے شعاروں کی تعظیم کرے تو وہ بے شک دلوں کی پرہیزگاری سے ہے وقال تعالیٰ ومن یعظم حرمٰت اللہ فھو خیر لہ عند ربہ ترجمہ۔ جو تعظیم کرے خدا کی حرمتوں کی تو یہ بہتر ہے اس کے لئے اس کے رب کے یہاں) پس بوجہ اطلاق آیات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم جس طریقہ سے کی جائے گی حسن و...... محمود ہی رہے گی اور خاص طریقوں کے لئے ثبوت جداگانہ درکار نہ ہوگا ہاں اگر کسی خاص طریقہ کی برائی بالتخصیص شرع سے ثابت ہو جائے گی تو وہ بے شک ممنوع ہوگا جیسے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا یا جانور ذبح کرتے وقت بجائے تکبیر حضور کا نام لینا اسی لئے امام علامہ ابن حجر مکی جوہر منظم میں فرماتے ہیں۔

Marfat.com

تعظیم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجمیع انواع التعظیم التی لیس فیھا مشارکۃ اللہ تعالیٰ فی الالوھیۃ امر مستحسن عند من نور اللہ ابصارھم

یعنی نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم تمام اقسام تعظیم کے ساتھ جن میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ الوہیت میں شریک کرنا نہ ہو ہر طرح امر مستحسن ہے ان کے نزدیک جن کی آنکھوں کو اللہ تعالےٰ نے نور بخشا ہے) پس یہ قیام کہ وقت ذکر ولادت شریفہ اہل اسلام محض بنظر تعظیم واکرام حضور سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام بجالاتے ہیں بیشک حسن ومحمود ٹھہریگا تا وقتیکہ مانعین خاص اس صورت کی برائی کا قرآن وحدیث سے ثبوت نہ دیں وانی لھم ذلک تنبیہہ یہاں سے ثابت ہوا کہ تابعین وتبع تابعین تو درکنار خود قرآن عظیم سے مجلس وقیام کی خوبی ثابت ہے والحمدللہ رب العٰلمین۔

نکتہ ۳ - ہم پوچھتے ہیں تمہارے نزدیک کسی فعل کے لئے رخصت یا ممانعت ماننا اس پر موقوف کہ قرآن وحدیث میں خاص اس کا نام لے کر جائز کہا یا منع کیا ہو یا اس کی کچھ حاجت نہیں بلکہ کسی عام یا مطلق مامور بہ یا عام یا مطلق منہی عنہ کے تحت میں داخل ہونا کفایت کرتا ہے بر تقدیر اوّل تم پر فرض ہوا کہ بالخصوص مجلس وقیام مجلس کے نام کے ساتھ قرآن وحدیث سے حکم ممانعت دکھاؤ۔ بر تقدیر ثانی کیا وجہ کہ ہم سے خصوصیت خاصہ کا ثبوت مانگتے ہو اور باآنکہ یہ افعال اطلاقات ذکر وتحدیث وتعظیم وتوقیر کے تحت میں داخل ہیں جائز نہیں مانتے۔

کسی فعل کی اچھائی یا برائی زمانہ پر موقوف نہیں

نکتہ ۴ - حضرات مانعین کا تمام طائفہ اس مرض میں گرفتار کہ قرن وزمانہ کو حاکم شرعی بنالیا ہے جو نئی بات کہ قرآن وحدیث میں بایں ہیئت کذائی کہیں اس کا ذکر نہیں جب فلاں زمانہ میں ہو تو ضلالت وگمراہی حالانکہ شرعاً وعقلاً کسی طرح

Marfat.com

زمانہ کو احکام شرع یا کسی فعل کی تحسین و تقبیح پر قابو نہیں نیک بات کسی وقت میں ہو نیک ہے اور برا کام کسی زمانہ میں ہو برا ہے آخر بلوائے مصر و واقعہ کربلا و حادثۂ حرّہ و بدعات خوارج و شناعات روافض و خباثات نواصب و خرافات معتزلہ وغیرہا امور شنیعہ زمانہ صحابہ و تابعین میں حادث ہوئے مگر معاذ اللہ اس وجہ سے وہ نیک نہیں ٹھہر سکتے اور بنائے مدارس و تصنیف کتب و تدوین علوم و رد مبتدعین و تعلیم و تعلم نحو و صرف و طرق اذکار و صور اشغال، اولیائے سلاسل قدست اسرارہم وغیرہا امور حسنہ ان کے بعد شائع ہوئے مگر عیاذاً باللہ اس وجہ سے بد نہیں قرار پا سکتے اس کا مدار نفس فعل کے حسن و قبح پر ہے جس کام کی خوبی صراحتہً یا اشارۃً قرآن و حدیث سے ثابت وہ بے شک حسن ہوگا چاہے کبھی واقع ہو اور جس کام کی برائی تصریحاً یا تلویحاً وارد وہ بیشک قبیح ٹھہرے گا خواہ کسی وقت میں حادث ہو جمہور محققین ائمہ و علما نے اس قاعدہ کی تصریح فرمائی۔

اگرچہ منکرین براہ سینہ زوری نہ مانیں امام ولی الدین ابو زرعہ عراقی کا قول پہلے گزرا کہ کسی چیز کا نو پیدا ہونا موجب کراہت نہیں کہ بہتری بدعتیں مستحب بلکہ واجب ہوتی ہیں جب کہ ان کے ساتھ کوئی مفسدہ شرعیہ نہ ہو اسی طرح امام علامہ مرشد ملت حکیم امت سیدنا و مولانا حجۃ الحق والاسلام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد بھی اوپر مذکور رہے کہ صحابہ سے منقول نہ ہونا باعث ممانعت نہیں بری تو وہ بدعت ہے جو کسی سنت ماموربہا کا رد کرے اور کیمیائے سعادت میں ارشاد فرماتے ہیں" اینہمہ اگرچہ بدعت ست واز صحابہ و تابعین نقل نہ کردہ اند لیکن نہ ہر چہ بدعت بود نہ شاید کہ بسیاری بدعت نیکو باشد پس بدعتیکہ مذموم ست آنکہ مخالف سنت باشد" امام بیہقی وغیرہ علما حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

المحدثات من الامور ضربان احدہما ما احدث مما یخالف کتابا او سنۃ او اثرا

نو پیدا باتیں دو قسم ہیں ایک وہ کہ قرآن یا احادیث یا آثار یا اجماع کے خلاف نکالی

Marfat.com

اوا جماعا فهذه البدعة الضلالة والثانی ما احدث من الخیر ولاخلاف فیہ لواحد من ھذہ وھی غیر مذمومة۔" جائیں یہ تو بدعت گمراہی ہے دوسرے اچھی بات کہ احداث کی جائے اور اس میں ان چیزوں کا خلاف نہ ہو تو وہ بُری نہیں "

امام علامہ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں والبدعة ان کانت مما تندرج تحت مستحسن فھی حسنة وان کانت تندرج تحت مستقبح فھی مستقبحة والا فمن قسم المباح ترجمہ۔ بدعت اگر کسی ایسی چیز کے نیچے داخل ہو جس کی خوبی شرع سے ثابت ہے تو وہ اچھی ہے اور اگر کسی ایسی چیز کے نیچے داخل ہو جس کی برائی شرع سے ثابت ہے تو وہ بُری ہے اور جو دونوں میں سے کسی کے نیچے داخل نہ ہو تو وہ قسم مباح سے ہے) اسی طرح صدہا اکابر نے تصریح فرمائی اب مجلس و قیام وغیرہما امور متنازع فیہا کی نسبت تمہارا یہ کہنا کہ زمانہ صحابہ و تابعین میں نہ تھے لہٰذا ممنوع ہیں محض باطل ہو گیا۔ ہاں اس وقت ممنوع ہو سکتے ہیں جب تم کافی ثبوت دو کہ خاص ان افعال میں شرعاً کوئی برائی ہے ورنہ اگر کسی مستحسن کے نیچے داخل ہیں تو محمود اور بالفرض کسی کے نیچے داخل نہ ہوئے تو مباح ہو کر محمود ٹھہریں گے کہ جو مباح بہ نیت نیک کیا جائے شرعاً محمود ہو جاتا ہے کما فی بحر الرائق وغیرہ کیوں کیسے کھلے طور پر ثابت ہوا کہ ان افعال کی سند زمانہ صحابہ تابعین تبع تابعین سے مانگنا کس قدر نادانی جہالت تھا والحمد للہ

اکابر امت جس کو مستحسن کہیں وہ مستحسن ہے

نکتہ ۵ - بڑی مستند ان حضرات کی حدیث خیر القرون قرنی ہے اس میں بحمد اللہ ان کے مطلب کی بو بھی نہیں حدیث میں تو صرف اس قدر ارشاد ہوا کہ میرا زمانہ سب سے بہتر ہے پھر دوسرا پھر تیسرا اس کے بعد جھوٹ اور خیانت اور تن پروری اور خواہی نخواہی گواہی دینے کا شوق لوگوں میں شائع ہو جائے گا اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ ان زمانوں کے

Marfat.com

بعد جو کچھ حادث ہوگا اگرچہ کسی اصل شرعی یا عام مطلق ماموربہ کے تحت میں داخل ہو شنیع و مذموم ٹھہرے گا جو اس کے ثبوت کا دعوےٰ رکھتا ہو بیان کرے کہ حدیث کے کون سے لفظ کا یہ مطلب ہے۔ اے عزیز یہ تو بالبداہۃ باطل کہ زمانہ صحابہ و تابعین میں شر مطلقاً نہ تھا نہ ان کے بعد خیر مطلقاً رہی ہاں اس قدر میں شک نہیں کہ سلف میں اکثر لوگ خدا ترس متقی پرہیزگار تھے بعد کو فتنے فساد پھیلتے گئے پھر یہ کن میں انہی لوگوں میں علم و محبت اکابر سے بہرہ نہیں رکھتے ورنہ علمائے دین ہر طبقہ اور ہر زمانہ منبع و مجمع خیر رہے ہیں۔

مگر ہوا یہ کہ ان زمانوں میں علم بکثرت تھا کم لوگ جاہل رہتے اور جو جاہل تھے وہ علماء کے فرمانبردار اس لئے شر و فساد کو کم دخل ملتا کہ دین متین دامنِ علم سے وابستہ ہے اس کے بعد علم کم ہوتا گیا جہل نے فروغ پایا جاہلوں نے سرکشی و خود سری اختیار کی لاجرم فتنوں نے سر اٹھایا اب یہیں نہ دیکھ لیجئے کہ صدہا سال سے علمائے دین مجلس و قیام کو مستحب و مستحسن کہتے چلے آتے ہیں تم لوگ ان کا حکم نہیں مانتے انہیں سرتابیوں نے اس زمانہ کو زمانہ شر بنا دیا تو یہ جس قدر مذمتیں ہیں زمانۂ مابعد کے جہال کی طرف راجع ہیں ان سے کون استدلال کرتا ہے نہ ہمارا یہ عقیدہ کہ جس زمانہ کے جاہل جو بات چاہیں اپنی طرف سے نکال لیں وہ مطلقاً محمود ہو جائے گی کلام علما میں ہے کہ جس امر کو یہ اکابر امت مستحب و مستحسن کہیں وہ بے شک مستحب و مستحسن ہے چاہے کبھی واقع ہو کہ علمائے دین کسی وقت میں مصدر و مظہر شر نہیں ہوتے والحمد للہ رب العلمین۔

محدثات حسنہ ہر زمانے میں حسن ہیں

نکتہ ۶۔ اگر کسی زمانہ کی تعریف اور اس کے مابعد کا نقصان احادیث میں مذکور ہونا اسی کو مستلزم ہو کہ اس زمانہ کے محدثات خیر ٹھہریں اور مابعد کے شر تو اکثر زمانہ صحابہ و تابعین سے بھی ہاتھ اٹھا رکھئے۔

Marfat.com

اخرج الحاکم وصححہ عن انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنی بنو المصطلق
الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فقالوا سل لنا رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم الی من ندفع صدقاتنا
بعدک فقال الی ابی بکر قالوا فان
حدث بابی بکر حدث فالی من قال
الی عمر قالوا فان حدث بعمر حدث
فقال الی عثمٰن قالوا فان حدث
بعثمان حدث فقال ان حدث
بعثمٰن حدث فتبا لکم الدھر تبا اھ ملخصاً

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے
بنی مصطلق نے حضور سرورِ عالم صلے اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں
بھیجا کہ حضور سے پوچھوں حضور کے بعد
ہم اپنے اموال زکوٰۃ کسے دیں فرمایا ابوبکر
کو کہا اگر ابوبکر کو کوئی حادثہ پیش آئے فرمایا
عمر کو۔ عرض کی اگر عمر کو کچھ حادثہ واقع ہو
فرمایا عثمٰن کو۔ کہا اگر عثمان کو کوئی حادثہ
مونہہ دکھائے فرمایا اگر عثمان کا بھی واقعہ
ہو تو خرابی ہے تمہارے لئے ہمیشہ
پھر خرابی ہے۔

واخرج ابونُعیم فی الحلیۃ والطبرانی عن سھل بن ابی حثمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث طویل قال صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اذا اتی علی ابی بکر اجلہ وعمر وعثمٰن اجلہ فان استطعت ان تموت فمت۔ ترجمہ۔ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب انتقال فرماؤں میں اور ابوبکر وعمر وعثمان تو اگر تجھ سے ہوسکے کہ مر جائے تو مر جانا

واخرج ابونعیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انا مت وابوبکر و عمر وعثمان فان استطعت ان تموت فمت۔ ترجمہ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب انتقال فرماؤں میں اور ابوبکر وعمر وعثمان تو اگر تجھے ہوسکے کہ مر جائے تو مر جانا

واخرج الطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویحک اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت ترجمہ۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر افسوس جب عمر مر جائے تو اگر مر سکے تو مر جانا حسنہ الامام جلال الدین وفی الحدیث۔

قصہ اب تمہارے طور پر چاہیئے کہ زمانہ پاک حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہم بلکہ صرف زمانہ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک خیر رہے پھر جو کچھ حادث ہوا اگرچہ عین خلافت حقہ راشدہ سیدنا و مولانا امیر المومنین علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ میں وہ معاذ اللہ سب شر و قبیح و مذموم و بدعت ضلالت قرار پائے خدا ایسی بُری سمجھ سے اپنی پناہ میں رکھے اور مزہ یہ کہ ان احادیث کے مقابل حدیث خیر القرون بھی نہیں لا سکتے کہ تمہارے امام اکبر مولوی اسمٰعیل دہلوی کے دادا اور دادا استاد اور پردادا پیر شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی انہیں احادیث اور ان کے امثال پر نظر کر کے حدیث خیر القرون کے معنی ہی کچھ اور بتا گئے ہیں دیکھئے" ازالۃ الخفا" میں کیا کچھ فرمایا ہے حدیث خیر القرون ذکر کر کے لکھتے ہیں:۔

"بنائے استدلال بر توجیہ صحیح ست کہ اکثر احادیث شاہد آنست قرن اول از زمانہ ہجرت آں حضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تا زمان وفات وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قرن ثانی از ابتدائی خلافت صدیق تا وفات حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما و قرن ثالث قرن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ہر قرنے قریب بہ دوازدہ سال بودہ است قرن در لغت قوم متقاربین فی السن بعد ازاں قومی را کہ در ریاست و خلافت مقترن باشند قرن گفتہ شد چوں خلیفہ دیگر باشد و وزرائی حضور دیگر و امرائے امصار دیگر و رؤسائی جیوش دیگر و حربیان دیگر و ذمیان دیگر تفاوت قرن بہم میرسد۔"

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

"قرن اول زمان آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) بود از ہجرت تا وفات و قرن ثانی زمان شیخین و قرن ثالث زمان ذی النورین بعد ازاں اختلاف ہا پدید آمد و فتنہا ظاہر گردیدند۔"

بالجملہ اس قدر میں تو شک نہیں کہ یہ معنی بھی حدیث میں صاف محتمل اور بعد احتمال کے

Marfat.com

تمہارا استدلال یقیناً ساقط والحمد للہ رب العٰلمین

علماء امت کے بارش کی مانند ہیں

نکتہ ۷ - اگر کسی زمانہ کی تعریف حدیث میں آنا اسی کا موجب ہو کہ اس کے محدثات خیر قرار پائیں تو بسم اللہ وہ حدیث ملاحظہ ہو کہ امام ترمذی نے بسند حسن حضرت انس اور امام احمد نے حضرت عمار بن یاسر اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں عمار بن یاسر و سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے روایت کی اور محقق دہلوی نے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں بنظر کثرت طرق اس کی صحت پر حکم دیا کہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ۔ ترجمہ - میری امت کی کہاوت ایسی ہے جیسے مینہ کہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کا اگلا بہتر ہے یا پچھلا) شیخ محقق شرح میں لکھتے ہیں۔ کنایہ است از بودن ہمہ امت خیر چنانکہ مطر ہمہ نافعست" امام مسلم اپنی صحیح میں حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے راوی لا تزال طائفۃ من امتی قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم او خالفھم حتی یأتی امر اللہ وھم ظاھرون علی الناس ترجمہ - میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ خدا کے حکم پر قائم رہے گا انہیں نقصان نہ پہنچائے گا جو انہیں چھوڑے گا۔ یا ان کا خلاف کرے گا۔ یہاں تک کہ خدا کا وعدہ آئیگا اس حال میں کہ وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔ شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا میں لکھتے ہیں۔

" گمان مبر کہ در زمان شرور ہمہ کس شریر بودہ اند و عنایتہائے الٰہی و رتہذیب نفوس بیکار افتاد بلکہ اینجا اسرار عجیب است ۔ عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو ۔ نفی حکمت مکن از بہر دل عامی چند در ہر زمانہ طائفہ را مہبط انوار و برکات ساختہ اند"

کہئے اب کدھر گئی ان قرون کی تخصیص اور کیوں نہ خیر ٹھہریں گے وہ امور جو علماء و عرفائے مابعد میں بلحاظ اصول و عموم و اطلاق شائع ہوئے والحمد للہ۔

Marfat.com

کسی چیز کے حسن ہونے کا مدار زمانہ پر موقوف نہیں

نکتہ ۸ - صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کے محاورات و مکالمات کو دیکھئے تو وہ خود صاف صاف ارشاد فرما رہے ہیں کہ کچھ ہمارے زمانہ میں ہونے نہ ہونے پر مدار خیریت و شریت نہیں دیکھئے بہت نئی باتیں کہ زمانہ پاک حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نہ تھیں ان کے زمانہ میں پیدا ہوئیں اور وہ انہیں بُرا کہتے اور نہایت تشدد انکار فرماتے اور بہت تازہ باتیں حادث ہوتیں کہ ان کو بدعت و محدثات مان کر خود کرتے اور لوگوں کو اجازت دیتے اور خیر و حسن بتاتے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ تراویح کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں۔ "نعمت البدعۃ ہذہ" ترجمہ۔ کیا اچھی بدعت ہے یہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما چاشت کی نسبت فرماتے ہیں۔ انہا لبدعۃ ونعمت البدعۃ وانہا لمن احسن ما احدث الناس، ترجمہ بیشک وہ بدعت ہے اور کیا ہی عمدہ بدعت ہے اور بے شک وہ ان بہتر چیزوں میں سے ہے جو لوگوں نے نئی نکالیں) سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں احدثتم قیام رمضان فدوموا علی ما فعلتم ولا تترکوا۔ ترجمہ - تم لوگوں نے قیام رمضان نیا نکالا تو اب جو نکالا ہے تو ہمیشہ کئے جاؤ اور کبھی نہ چھوڑنا۔ دیکھو یہاں تو صحابہ کرام نے ان افعال کو بدعت کہکر حسن کیا اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مسجد میں ایک شخص کو تثویب کہتے سنکر اپنے غلام سے فرمایا۔ اخرج بنا من عند ھذا المبتدع۔ ترجمہ - نکل چل ہمارے ساتھ اس بدعتی کے پاس سے، سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ کو نماز میں بسم اللہ باآواز پڑھتے سن کر فرمایا ای بنی محدث ایاک والحدث ترجمہ۔ اے میرے بیٹے یہ تو پیدا بات ہے بچ نئی باتوں سے) یہ فعل بھی اس زمانہ میں واقع ہوئے تھے انہیں بدعت

Marfat.com

سیئہ مذمومہ ٹھہرایا۔

تو معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی اپنے زمانہ میں ہونے نہ ہونے پر مدار نہ تھا بلکہ نفس فعل کو دیکھتے اگر اس میں کوئی محذور شرعی نہ ہوتا اجازت دیتے ورنہ منع فرماتے اور یہی طریقہ بعینہ زمانۂ تابعین و تبع تابعین میں رائج رہا اپنے زمانہ کی بعض نو پیدا چیزوں کو منع کرتے بعض کو جائز رکھتے اور اس منع و اجازت کیلئے آخر کوئی معیار تھی اور وہ نہ تھی مگر نفس فعل کی بھلائی برائی تو باتفاق صحابہ و تابعین قاعدۂ شرعیہ وہی قرار پایا کہ حسن حسن ہے اگرچہ نیا ہو اور قبیح قبیح ہے گو پرانا ہو پھر ان کے بعد یہ اصل کیونکر بدل سکتی ہے ہماری شرع بحمد اللہ ابدی ہے جو قاعدے اس کے پہلے تھے قیامت تک رہیں گے معاذ اللہ زید و عمرو کا قانون تو ہے ہی نہیں کہ تیسرے سال بدل جائے۔

ہر نیا کام فی نفسہ اچھا ہونا چاہیئے

نکتہ ۹۔ یہ اعتراض کہ پیشوائے دین نے تو یہ فعل کیا ہی نہیں ہم کیونکر کریں زمانۂ صحابہ میں پیش ہو کر رد ہو چکا اور بفرمان جلیل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ و سیدنا فاروق اعظم وغیرہما صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم قرار پا چکا کہ بات کا فی نفسہ نیک ہونا چاہیئے اگرچہ پیشوائے دین نے نہ کی ہو صحیح بخاری شریف میں ہے۔

عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ارسل الی ابو بکر مقتل اہل الیمامۃ فاذا عمر بن الخطاب عندہ قال ابو بکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامۃ بقراء القرآن وانی اخشی ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذہب

جب جنگ یمامہ میں بہت صحابہ حاملان قرآن شہید ہوئے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ جناب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی یمامہ میں بہت حفاظ قرآن شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں

Marfat.com

كثير من القرآن وانی اری ان تأمر
بجمع القرآن قلت لعمر كيف تفعل
شيئا لم يفعله رسول الله صلے الله
تعالیٰ عليه وسلم فقال عمر هذا والله
خير فلم يزل عمر يراجعني حتى شرح
الله صدری لذلك ورأيت في
ذلك الذی رأى عمر قال زيد قال
ابوبكر انك رجل شاب عاقل لا نتهمك
وقد كنت تكتب الوحی لرسول الله
صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فتتبع القرآن
واجمعه فوالله لو كلفونی نقل جبل
من الجبال ما كان اثقل علی مما امرنی
به من جمع القرآن قال قلت لابی
بكر كيف تفعلون شيئا لم يفعله
رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه
وسلم قال هو والله خير فلم يزل
ابوبكر يراجعنی حتى شرح الله
صدری للذی شرح له صدر ابی
بكر وعمر فتتبعت القرآن واجمعه
الحديث۔

کہ اگر یونہی لڑائیوں میں حافظ شہید
ہوتے گئے تو بہت قرآن جاتا رہے گا
میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کے
جمع کرنے اور ایک جگہ لکھ لینے کا حکم
دیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ
وسلم نے تو یہ کام کیا ہی نہیں تم کیونکر
کروگے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے جواب دیا اگرچہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم نے نہ کیا مگر خدا کی قسم
کام تو خیر ہے صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ
عنہ فرماتے ہیں پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مجھ سے اس معاملہ میں بحث کرتے رہے
یہاں تک کہ خدا تعالےٰ نے میرا سینہ اس
امر کے لئے کھول دیا اور میری رائے عمر
(رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کی رائے سے موافق
ہوگئی پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
تعالےٰ عنہ نے جناب زید بن ثابت
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بلا کر جمع قرآن کا حکم
دیا انہیں بھی وہی شبہہ گزرا اور عرض کی
بھلا آپ ایسی بات کیونکر کرتے ہیں جو حضور

Marfat.com

اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے نہ کی صدیق
اکبر نے وہی جواب دیا کہ خدا کی قسم بات
تو بھلائی کی ہے پھر دونوں صاحبوں میں
بحث ہوتی رہی یہاں تک کہ ان کی رائے
بھی شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی رائے
کے ساتھ موافق ہوئی اور انہوں نے
قرآن عظیم جمع کیا۔

دیکھو جب زید بن ثابت نے صدیق اکبر اور صدیق اکبر نے فاروق اعظم پر اعتراض کیا تو ان حضرات نے یہ جواب نہ دیا کہ نئی بات نکالنے کی اجازت نہ ہوتا تو پچھلے زمانہ میں ہوگا ہم صحابہ ہیں ہمارا زمانہ خیر القرون سے ہے بلکہ یہی جواب فرمایا کہ اگرچہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے نہ کیا پر وہ کام تو اپنی ذات میں بھلائی کا ہے پس کیونکر ممنوع ہو سکتا ہے اور اسی پر صحابہ کرام کی رائے متفق ہوئی اور قرآن عظیم باتفاق حضرات صحابہ جمع ہوا اب غضب کی بات ہے کہ ان حضرات کو سودا اچھلے اور جو بات کہ صحابہ کرام میں طے ہو چکی پھر اکھیڑیں۔

اسلاف کی محبت و تعظیم سراسر خیر ہے

نکتہ ۱۰۔ جو اعتراض ہم پر کرتے ہیں کہ تم کیا صحابہ تابعین اور تبع تابعین سے محبت و تعظیم میں زیادہ ہو کہ کچھ انہوں نے نہ کیا تم کرتے ہو لطف یہ ہے کہ بعینہ وہی اعتراض اگر قابل تسلیم ہو تو تبع تابعین پر باعتبار تابعین اور تابعین پر باعتبار صحابہ اور صحابہ پر باعتبار رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وارد مثلاً جس فعل کو حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم صحابہ و تابعین کسی نے نہ کیا اور تبع تابعین کے زمانہ

Marfat.com

ہیں پیدا ہو تو تم اسے بدعت نہیں کہتے ہم کہتے ہیں اس کام میں بھلائی ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین ہی کرتے تبع تابعین کیا ان سے زیادہ دین کا اہتمام رکھتے ہیں جو انہوں نے نہ کیا یہ کریں گے اسی طرح تابعین کے زمانہ میں جو کچھ پیدا ہوا اس پر وارد ہوگا کہ بہتر ہوتا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وصحابہ کیوں نہ کرتے تابعین کچھ ان سے بڑھ کر ٹھہرے علیٰ ہذا القیاس جو نئی باتیں صحابہ نے کیں ان میں بھی تمہاری طرح کہا جائے گا ۔

بزہد و ورع کوش وصدق وصفا ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ

کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ان کی خوبی نہ معلوم ہوئی یا صحابہ کو افعال خیر کی طرف زیادہ توجہ تھی غرض یہ بات ان مدہوشوں نے ایسی کہی جس کی بناء پر عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ تمام صحابہ وتابعین بھی بدعتی ٹھہرے جاتے ہیں مگر اصل وہی ہے کہ نہ کرنا اور بات ہے اور منع کرنا اور چیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک کام نہ کیا اور اس کو منع بھی نہ فرمایا تو صحابہ کو کون مانع ہے کہ اسے نہ کریں اور صحابہ نہ کریں تو تابعین کو کون عائق وہ نہ کریں تو تبع تابعین پر الزام نہیں وہ نہ کریں تو ہم پر مضائقہ نہیں بس اتنا ہونا چاہیئے کہ شرع کے نزدیک وہ کام برا نہ ہو عجب لطف ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین کا قطعاً نہ کرنا تو حجت نہ ہوا اور تبع تابعین کو باوجود ان سب کے نہ کرنے کی اجازت ملی مگر تبع میں وہ خوبی ہے کہ جب وہ بھی نہ کریں تو اب پچھلوں کے لئے راستہ بند ہوگیا۔ اس بے عقلی کی کچھ بھی حد ہے۔

اس سے تو اپنے یہاں کے ایک بڑے امام نواب صدیق حسن خان شوہر ریاست بھوپال ہی کا مذہب اختیار کرلو تو بہت اعتراضوں سے بچو کہ انہوں نے بے دھڑک فرما دیا جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے نہ کیا سب بدعت وگمراہی ہے اب چاہے صحابہ کریں خواہ تابعین کوئی ہو بدعتی ہے یہاں تک کہ لوجہ تردیج تراویح

Marfat.com

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذاللہ گمراہ ٹھہرا دیا اور اعدائے دین کے پیر و مرشد عبداللہ ابن سبا کی روح مقبوح کو بہت خوش کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مجلس و قیام کا انکار کرتے کرتے کہاں تک نوبت پہنچی اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے محفوظ رکھے آمین۔

نکتہ ۱۱ - امام علامہ احمد بن قسطلانی شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں۔ الفعل یدل علی الجواز وعدم الفعل لا یدل علی المنع۔ ترجمہ کرنے سے تو جواز سمجھا جاتا ہے اور نہ کرنے سے ممانعت نہیں سمجھی جاتی) شاہ عبدالعزیز صاحب مغفور تحفۂ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں "نکردن چیزے دیگرست و منع فرمودن چیزے دیگر" الخ ملخصاً۔ تمہاری جہالت کہ تم نے کسی فعل کے نہ کرنے کو اس فعل سے ممانعت سمجھ رکھا ہے۔

اصحاب رسول اعلاء کلمۃ اللہ کی مصروفیت کے باعث امور جزئیہ و رد شبہات پر توجہ نہ دے سکے

نکتہ ۱۲ - سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست :: حقیقۃ الامر یہ ہے کہ صحابہ و تابعین کو اعلائے کلمۃ اللہ و حفظ بیضۂ اسلام و نشر دین متین و قتل و قہر کافرین و اصلاح بلاد و عباد و اطفائے آتش فساد و اشاعت فرائض و حدود الٰہیہ و اصلاح ذات البین و محافظت اصول ایمان و حفظ و روایت حدیث وغیرہا امور کلیہ مہمہ سے فرصت نہ تھی لہذا یہ امور جزئیہ مستحبہ تو کیا معنے بلکہ تاسیس قواعد و اصول و تفریع جزئیات و فروع و تصنیف و تدوین علوم و نظم دلائل حق و رد شبہات اہل بدعت وغیرہا امور عظیمہ کی طرف بھی توجہ کامل نہ فرما سکے جب بفضل اللہ تعالیٰ ان کے زور بازو نے دین الٰہی کی بنیاد مستحکم کر دی اور مشارق و مغارب میں ملت حنفیہ کی جڑ جم گئی۔

Marfat.com

اس وقت ائمہ و علمائے مابعد نے تخت و بخت ساز گار پاکر بیخ و بن جمانے والوں کی ہمت بلند کے قدم لئے اور باغبان حقیقی کے فضل پر تکیہ کر کے اہم فالاہم کاموں میں مشغول ہوئے اب تو بے خلشِ صرصرِ اندیشۂ سموم اور ہی آبیاریاں ہونے لگیں۔ فکر صائب نے زمین تدقیق میں نہریں کھود دیں ذہن رواں نے زلال تحقیق کی ندیاں بہائیں علماء اولیاء کی آنکھیں ان پاک مبارک نونہالوں کے لئے بھالے بنیں خواہانِ دین و ملت کی نسیم انفاس متبرکہ نے عطر بازیاں فرمائیں یہاں تک کہ مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا باغ ہرا بھرا پھولا پھلا لہلہایا اور اس کے بھینے پھولوں، سہانے پتوں نے چشم دکام و دماغ پر عجب ناز سے احسان فرمایا والحمد للہ رب العٰلمین اب اگر کوئی جاہل اعتراض کرے کہ یہ کنپچیاں جواب پھوٹیں جب کہاں تھیں۔ یہ پتیاں جواب نکلیں پہلے کیوں نہاں تھیں۔ یہ پتلی پتلی ڈالیاں جواب جھومتی ہیں نو پیدا ہیں یہ ننھی ننھی کلیاں جواب مہکتی ہیں تازہ جلوہ نما ہیں اگر ان میں کوئی خوبی پاتے تو اگلے کیوں چھوڑ جاتے تو اس کی حماقت پر اس الٰہی باغ کا ایک ایک پھول قہقہہ لگائے گا کہ او جاہل اگلوں کو جڑ جمانے کی فکر تھی وہ فرصت پاتے تو یہ سب کچھ کر دکھاتے آخر اس سفاہت کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ وہ نادان اس باغ کے پھل پھول سے محروم رہے گا بھلا غور کرنے کی بات ہے۔

ایک حکیم فرزانہ کے گھر آگ لگی اس کے چھوٹے چھوٹے بچے کھوئے بھالے اندر مکان کے گھر گئے اور لاکھوں روپوں کا مال اسباب بھی تھا اس، دانشمند نے مال کیطرف مطلق خیال نہ کیا اپنی جان پر کھیل نہ کیا اپنی جان پر کھیل کر بچوں کو سلامت نکال لیا یہ واقعہ چند بے خرد بھی دیکھ رہے تھے اتفاقًا ان کے یہاں بھی آگ لگی یہاں نرا مال ہی مال تھا کھڑے ہوئے دیکھتے رہے۔ اور سارا مال خاکستر ہو گیا۔ کسی نے اعتراض کیا تو بولے تم تو احمق ہو ہم اس حکیم دانشور کی آنکھیں دیکھے ہوئے ہیں اس کے گھر آگ لگی تھی تو اس نے مال کب نکالا تھا جو ہم نکالتے مگر بے وقوف اتنا نہ سمجھے کہ اس اولو العزم حکیم کو بچوں کے بچانے سے

Marfat.com

فرصت کہاں تھی کہ مال نکالتا نہ یہ کہ اس نے مال نکالنا بُرا جان کر چھوڑا تھا اللہ تعالے کسی کو اوندھی سمجھ نہ دے آمین۔

آج کے بیشمار امور قرون ثلاثہ میں نہ تھے

نکتہ ۱۳۔ ہم نے مانا کہ جو کچھ قرون ثلثہ میں نہ تھا سب منع ہے اب ذرا حضرات مانعین اپنی خبر لیں یہ مدرسے جاری کرنا اور لوگوں سے ماہوار چندہ لینا اور طلبہ کے لئے مطبع نولکشور سے فیصدی دس روپے کمیشن لے کر کتابیں منگانا اور تخصیص روز جمعہ بعد از نماز جمعہ وعظ کا التزام کرنا جہاں وعظ کہنے جائیں نذرانہ لینا دعوتیں اڑانا مناظروں کے لئے پنچ اور جلسے مقرر کرنا۔ مخالفین کے رد میں کتابیں لکھوانا۔ چھپوانا۔ واعظوں کا شہر بشہر گشت لگانا۔ صحاح کے دو دو ورق پڑھ کر محدثی کی سند لینا اور ان کے سوا ہزاروں باتیں کہ سب اکابر واصاغر طائفہ میں بلا نکیر رائج ہیں قرون ثلثہ میں کب تھیں اور ان پیشوایان فرقہ جدیدہ کا تو ذکر ہی کیا جو دو دو روپے نذرانہ لے کر مسئلوں پر مہر کریں مدعی مدعا علیہ دونوں کے ہاتھ میں حضرت کا فتویٰ جج کو جائیں تو حمایت کے لئے کمشنر دہلی و کمشنر بمبئی کی چٹھیاں ضرور ہوں شاید یہ باتیں قرون ثلثہ میں تھیں یا تمہارے لئے پروانہ معافی آگیا ہے کہ جو چاہو کرو تم پر کچھ مواخذہ نہیں یا یہ نکتہ چینیاں انہیں باتوں میں ہیں جنہیں تعظیم و محبت حضور سرور دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علاقہ ہو باقی سب حلال و شیر مادر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی الاکبر۔

حضور اکرم کا ادب بہر طریق محمود ہے

نکتہ ۱۴۔ واجبُ الحفظ۔ افسوس کیا الٹا زمانہ ہے امور تعظیم وادب میں سلف صالح سے آج تک برابر ائمہ دین کا یہی داب رہا ہے کہ ورود و عدم ورود

Marfat.com

خصوصیات پر نظر نہ کی بلکہ تصریحاً قاعدہ کلیہ بتایا کل ما کان ادخل فی الادب و الاجلال کان حسناً۔ ترجمہ جس بات کو نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ادب و تعظیم میں زیادہ دخل ہو وہ بہتر ہے۔ کما صرح بہ الامام المحقق علی الاطلاق فقیہ النفس سیدی کمال الملۃ والدین محمد فی فتح القدیر وتلمیذہ الشیخ رحمۃ اللہ السندی فی المنسک المتوسط واقرہ الفاضل القاری فی المسلک المتقسط واشرہ فی العالمگیریہ وغیرہا اور امام ابن حجر کا قول گذرا کہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہر طرح بہتر ہے جب تک کہ الوہیت اللہ میں شریک نہ ہو اسی لیے سلفاً وخلفاً جس مسلمان نے کسی نئے طریقہ سے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ادب کیا اس ایجاد کو علمانے اس کے مدائح میں شمار کیا نہ یہ کہ معاذاللہ بدعتی گمراہ ٹھہرادیا یہ بلا انہیں مدعیان دین وادب میں پھیلی کہ ہر بات پر پوچھتے ہیں فلاں نے کب کیں فلاں نے کب کیں حالانکہ خود ہزاروں باتیں کرتے ہیں جو فلاں نے کیں۔ نہ فلاں نے مگر یہ بھی طرق تعظیم نبی کریم علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم کے گھٹانے مٹانے کے لئے ایک حیلہ نکال کر زبان سے کہتے جائیں ع۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر،

اور بلطائف حیل جہاں تک بن پڑے امور محبت و تعظیم میں کلام کرتے جائیں آخران کا امام اکبر تقویۃ الایمان میں تصریح کر چکا کہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعریف ایسے کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اس میں سے کمی کرو یہ ایمان ہے یہ دین اور یہ دعویٰ ہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔ خیر بات بڑھتی ہے مطلب پر آئیے ہاں تو اگر میں اُن امور کا استیعاب کروں جو دربارۂ آداب و تعظیم حادث ہوتے گئے اور اس احداث کو علمانے موجد کے مدائح سے گنا تو ایک دفتر طویل ہوتا ہے لہٰذا چند مثالوں پر اقتصار کرتا ہوں۔

مثال ۱۔ سیدنا امام مالک صاحب المذہب عالم المدینہ رضی اللہ تعالےٰ

Marfat.com

عنہ با آنکہ مثل سیدنا عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالے عنہم اتباع سلف وصحابہ کرام کا احداث میں نہایت ہی اہتمام رکھتے تھے اس پر ان کے ایمان ومحبت کا تقاضا ہوا کہ ادب حدیث خوانی میں وہ وہ باتیں ایجاد فرمائیں جو صحابہ وتابعین سے ہرگز منقول نہ ہوئیں اور وہ ایجاد تمام علماء کے نزدیک امام مالک کے فضائل جلیلہ سے ٹھہرا اور ان کی غایت ادب و محبت پر دلیل قرار پایا امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ شفا شریف میں لکھتے ہیں۔

قال مطرف کان اذا اتی الناس مالکا خرجت الیہم جاریۃ فتقول لہم یقول لکم الشیخ تریدون الحدیث او المسائل فان قالوا المسائل خرج الیہم وان قالوا الحدیث دخل مغتسلہ واغتسل واغتسل وتطیب ولبس ثیابا جدیدۃ ولبس ساجۃ وتعمم ووضع علی راسہ رداءہ وتلقی لہ منصۃ فیخرج فیجلس علیہا وعلیہا الخشوع ولا یزال یتبخر بالعود حتی یفرغ من حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال غیرہ ولم یکن یجلس علٰے تلک المنصۃ الا اذا حدث عن رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم قال ابن ابی اویس فقیل لمالک فی ذلک فقال احب ان اعظم حدیث رسول اللہ

یعنی جب لوگ مالک بن انس کے پاس علم حاصل کرنے آتے ایک کنیز آکر پوچھتی شیخ تم سے فرماتے ہیں تم حدیث سیکھنے آئے ہو یا فقہ ومسائل اگر انہوں نے جواب دیا فقہ ومسائل جب تو آپ تشریف لے آتے اور اگر کہا حدیث تو پہلے غسل فرماتے خوشبو لگاتے نئے کپڑے پہنتے طیلسان اوڑھتے اور عمامہ باندھتے چادر سر مبارک پر رکھتے ان کے لئے ایک تخت مثل تخت عروس بچھایا جاتا اس وقت باہر تشریف لاتے اور نہایت خشوع وخضوع اس پر جلوس فرماتے اور جب تک حدیث بیان کرتے تھے اگر سلگاتے اور اس تخت پر اسی وقت بیٹھتے تھے جب نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنا ہوتی حضرت سے اس کا سبب پوچھا گیا فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کہ حدیث

Marfat.com

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولا احدث به الا علی طہارۃ متمکنا

رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی تعظیم کروں اور میں حدیث نہیں بیان کرتا جب تک وضو کرکے خوب سکون و وقار کیساتھ نہ بیٹھ لوں

” ” ”

مثال ۲ ۔ اسی میں ہے کان مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا یرکب دابۃ بالمدینۃ وکان یقول استحیی من اللہ تعالیٰ ان اطأ تربۃ فیہا رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بحافر دابۃ ۔ ترجمہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ میں سواری پر سوار نہ ہوتے اور فرماتے مجھے شرم آتی ہے خدا تعالےٰ سے کہ جس زمین میں حضور سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم جلوہ فرما ہوں اسے جانور کے سم سے روندوں ۔

مثال ۳ ۔ اسی میں ہے وقد حکی ابو عبد الرحمٰن السلمی عن احمد بن فضلویہ الزاہد وکان من الغزاۃ الرماۃ انہ قال ما مست القوس بیدی الا علی طہارۃ منذ بلغنی ان رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اخذ القوس بیدہ ترجمہ امام ابو الرحمٰن سلمی احمد بن فضلویہ زاہد غازی تیر انداز سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے کبھی کمان بے وضو ہاتھ سے نہ چھوئی جب سے سنا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے کمان دست اقدس میں لی ہے ۔

مثال ۴ ۔ امام ابن حاج مالکی کہ مستندین مالکین سے ہیں اور احداث کی ممانعت میں نہایت تصلب رکھتے ہیں مدخل میں فرماتے ہیں وقد مت حکایۃ بعضہم انہ جاور بمکۃ اربعین سنۃ ولم یبل فی الحرم ولم یضطجع فمثل ہذا یستحب لہ المجاورۃ او تؤمر بھا ۔ ترجمہ ۔ بعض صالحین چالیس برس مکہ معظمہ کے مجاور رہے اور کبھی حرم محرم میں پیشاب نہ کیا نہ لیٹے ابن حاج کہتے ہیں ایسے شخص کو مجاورت مستحب ہے یا یوں کہیئے کہ اسے مجاورت کا حکم دیا جائے گا ۔

مثال ۵ ۔ اسی میں ہے ۔

وقد جاء بعضہم الی زیارتہ صلے اللہ

بعض صالحین زیارت نبی صلی اللہ تعالے علیہ

Marfat.com

تعالٰے علیہ وسلم فلم یدخل المدینۃ بل زار من خارجہا ادبا منہ رحمہ اللہ تعالٰی مع نبیہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فقیل لہ الاتدخل فقال امثلی یدخل بلد سید الکونین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم لا اجد نفسی تقدر علی ذالک او کما قال " " "

وسلم کے لئے حاضر ہوئے تو شہر میں نہ گئے بلکہ باہر سے زیارت کرلی اور یہ ادب تھا اس مرحوم کا اپنے نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ اس پر کسی نے کہا اندر نہیں چلتے کہا کیا مجھ سا داخل ہو سید الکونین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے شہر میں، میں اپنے میں اتنی قدرت نہیں پاتا ہوں۔

مثال ۶۔ اسی میں ہے۔ قد قال لی سیدی ابو محمد رحمہ اللہ تعالٰے لما ان دخل مسجد المدینۃ ماجلست فی المسجد الا الجلوس فی الصلوٰۃ اوکلاما ھذا معناہ و مازلت واقفا ھناک حتی رحل الرکب۔

ترجمہ۔ یعنی مجھ سے میرے سردار ابو محمد رحمہ اللہ تعالٰے نے فرمایا جب میں مسجد مدینہ طیبہ میں داخل ہوا جب تک رہا مسجد شریف میں قعدۂ نماز کے سوا نہ بیٹھا اور برابر حضور میں کھڑا رہا جب تک قافلہ نے کوچ کیا

مثال ۷۔ اس کے متصل انہیں امام سے نقل کرتے ہیں۔

ولم اخرج الی البقیع ولا غیرہ ولم ازر غیرہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم وکان قد خطر لی ان اخرج الی البقیع الغرقد نقلت الی این اذھب ھذا باب اللہ تعالٰی المفتوح للسائلین والطالبین والمنکسرین والمضطرین والفقراء والمساکین ولیس ثم من یقصد مثلہ فمن عمل علی ھذا ظفر ونجح بالمامول

میں حضوری چھوڑ کر نہ بقیع کو گیا نہ کہیں اور گیا نہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی زیارت کی اور ایک دفعہ میرے دل میں آیا تھا کہ زیارت بقیع کو جاؤں پھر میں نے کہا کہاں جاؤں گا یہ ہے اللہ کا دروازہ کھلا ہوا سائلوں اور مانگنے والوں اور دل شکستوں اور بے چاروں اور

Marfat.com

والمطلوب او کما قال
〃 〃 〃
〃 〃 〃
〃 〃 〃
〃 〃 〃

مسکینوں کے لئے اور وہاں حضور اقدس
صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سوا کون ہے
جس کا قصد کیا جائے۔ فرماتے ہیں پس جو
کوئی اس پر عمل کریگا ظفر پائے گا اور مراد و مطلب
ہاتھ آئے گا۔

اب فقیر سرکار قادریہ غفر اللہ تعالےٰ لہ بھی اس فتوے کو انہیں مبارک لفظوں پر ختم کرتا ہے کہ جو کوئی اس پر عمل کرے گا ظفر پائے گا اور مراد و مطلب ہاتھ آئے گا انشاء اللہ تعالےٰ اور اپنے رب کریم تبارک و تعالےٰ کے فضل سے امید رکھتا ہے کہ یہ فتویٰ نہ صرف مسئلہ قیام ہی میں بیان کافی و برہان شافی ہو بلکہ بحول اللہ تعالیٰ اکثر مسائل نزاعیہ میں قول فیصل قرار پائے اور جسے خدا چاہے اس کے لئے شاہراہ تحقیق پر مشعل ہدایت ہو جائے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلے اللہ تعالےٰ علی خیر خلقہ وسراج افقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ آمین آمین آمین

Marfat.com

نعرۂ رسالت

علامہ عبدالحکیم شرف قادری

برکاتی پبلشرز
۱۲۳- چھاگلہ اسٹریٹ کھارادر کراچی نمبر ۲

Marfat.com

Marfat.com

اعلیٰ حضرت امام اہل سُنّت مولانا احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ
کے تعویذات اور عملیات کا مجموعہ

مجموعہ اعمالِ رضا

حصہ اول و دوم

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت شیخ الاسلام والمسلمین
امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ

برکاتی پبلشرز
۱۲۳ چھاگلہ اسٹریٹ کھارادر کراچی نمبر۲

Marfat.com

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
کے تعویذات اور عملیات کا مجموعہ

مجموعہ اعمال رضا

حصہ اول و دوم

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت شیخ الاسلام والمسلمین
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

برکاتی پبلشرز
۱۲۳ چھاگلہ اسٹریٹ کھارادر کراچی نمبر۲

Marfat.com